عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے ۵۵ سال

شمارہ: ۱۳ جلد: ۲۲ محرم الحرام ۱۴۴۰ اکتوبر 2018

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

گستاخانہ خاکوں کے خلاف جرأت مندانہ اقدام کی ضرورت

محرم الحرام، تاریخ اسلام کے واقعات پر طائرانہ نظر

جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری رحمہ اللہ

سید عباس حسین گردیزی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

گھسیٹ پورہ میں قادیانی مسلم تنازعہ اور ایک اپیل

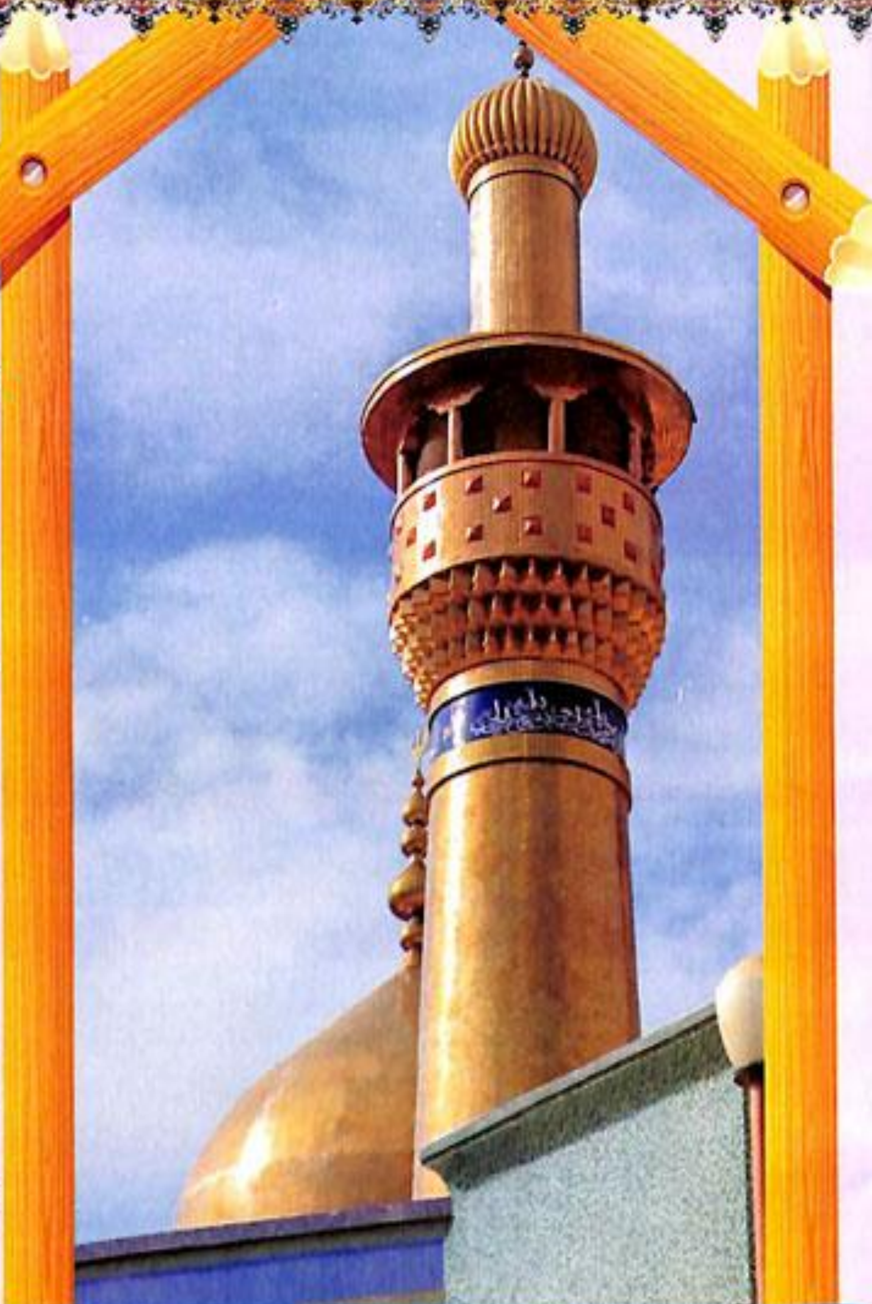

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ : ۱۳ جلد : ۲۲

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

گستاخانہ خاکوں کے خلاف جرأت مندانہ اقدام کی ضرورت	مولانا اللہ وسایا	03
گھسیٹ پورہ میں قادیانی مسلم تنازعہ اور ایک اپیل	// //	05

مقالات ومضامین

نعت رسول مقبول ﷺ	سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	07
شہادت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	محمد یوسف حنفی، کرک	08
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات (قسط نمبر:9)	مولانا محمد ریاض انور/ حافظ عتیق الرحمن	10
محبت رسول ﷺ	مولانا عزیز الرحمن ثانی	14
اسلامی حکومت کے حکام اور عاملین	علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ	16
قمری وہجری کیلنڈر	مولانا توصیف احمد	20
محرم الحرام ...... تاریخ اسلام کے واقعات پر طائرانہ نظر	محمد وسیم اسلم	22
مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے خارج ہونے کی دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	23
شوہر کے بیوی پر حقوق ...... احادیث وروایات کی روشنی میں	مولانا عبدالصمد ہالیجوی	24
سچائی نجات دہندہ ہے اور جھوٹ ہلاک کنندہ	محمد وسیم اسلم	28

شخصیات

مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ عارف والا	مولانا اللہ وسایا	30
جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	// //	31
مولانا عبیداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ شجاع آباد	// //	32

ردقادیانیت

خوش خبریاں	مولانا اللہ وسایا	33
سرکاری ملازمین کی مذہبی شناخت کیوں ضروری ہے؟	جناب غلام نبی مدنی	35
قادیانیت ...... پارلیمنٹ کے بعد اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے	جناب محمد متین خالد	38
سید عباس حسین گردیزی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	43

متفرقات

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ...... تاریخی پس منظر	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	48
تبصرہ کتب	مولانا محمد وسیم اسلم	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

گستاخانہ خاکوں کے خلاف جرأت مندانہ اقدام کی ضرورت!

جون ۲۰۱۸ء میں ہالینڈ کی اسلام مخالف جماعت ’’فریڈم پارٹی آف ڈچ‘‘ کے متعصب، جنونی، انتہاء پسند گیرٹ ولڈرز نے ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں رحمت عالم ﷺ کے خلاف خاکوں کا مقابلہ منعقد کرانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ سلسلہ ستمبر ۲۰۰۴ء سے شروع ہے۔ جب ڈنمارک کے لکھاری پلولیکس نے آپ ﷺ کے خلاف کتابچہ تحریر کیا۔

۳۰؍ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے اخبار جیلنڈر پوسٹس نے بارہ عدد گستاخانہ خاکے شائع کئے۔ یکم؍فروری ۲۰۰۶ء کو فرانس میں چارلی ہیڈو نے جرمن، اٹلی، ہالینڈ، اسپین اور سوئٹزرلینڈ میں یہ خاکے شائع کرائے۔ ۲۰۰۸ء میں ہالینڈ کے کارٹونسٹ گریگوری نیکشٹ نے خاکوں میں اسلامی اقدار کا تمسخر اڑایا۔ اسی سال ۲۰۰۸ء میں ہالینڈ پارلیمنٹ کے رکن گیرٹ ولڈرز نے متنازعہ فلم بنائی۔ ۲۱؍مارچ ۲۰۱۱ء کو پادری ٹیری جونز نے معاذ اللہ قرآن مجید پر مقدمہ چلا کر مجرم ثابت کیا اور سزا کے طور پر قرآن مجید کو نذر آتش کیا۔ ۲؍نومبر ۲۰۱۱ء کو فرانس کے اخبار چارلی ہیڈو نے آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر مبنی شمارہ ’’شریعہ ہیڈو‘‘ شائع کیا۔

۲۰۱۵ء میں ایک مسلح شخص نے اسی اخبار کے دفتر میں فائرنگ کی۔ جس سے بارہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد چند نشریاتی اداروں نے گستاخانہ خاکے شائع نہ کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن مغرب نے اکٹھے ہو کر پیرس میں اعلان کیا کہ ہم سب چارلی ہیں۔ پھر اگلے شمارہ میں مزید خاکوں پر مشتمل اخبار کو ۶ زبانوں میں تیس لاکھ کی تعداد میں شائع کیا۔ اب پھر ہالینڈ کی اسلام دشمن جماعت ’’فریڈم پارٹی‘‘ کے سربراہ ملعون گیرٹ ولڈرز نے ۱۰؍نومبر ۲۰۱۸ء کو ہالینڈ پارلیمنٹ میں خاکوں کی نمائش کا اعلان کیا ہے۔ گیرٹ ولڈرز کو ہالینڈ گورنمنٹ کی مکمل حمایت حاصل ہے اور وہ یہ ملعون حرکت بھی پارلیمنٹ میں کرنے کا دعویدار ہے۔

آج کی مجلس میں غور کیا جائے کہ کیا کسی مقدس شخصیت کی اہانت کا کوئی مذہب روادار ہے؟ اگر نہیں تو ایسا کرنے پر یہ لوگ کیوں مصر ہیں۔ وہ اپنے عقیدہ ومذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ مغرب نے جو غیر اعلانیہ جنگ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف برپا کر رکھی ہے۔ یہ خاکوں کی وارداتیں اسی جنگ کا ایک حصہ ہیں۔ مشرق سے مغرب تک کے مسلمانوں کو ایک اعلان کے ذریعہ وہ تڑپتا دیکھ کر نفسیاتی طور پر اپنی فتح اور مسلمانوں کی بے کسی

پر رقص کر کے ان کا انگ انگ اپنی فتح پر مسرت محسوس کرتا ہے۔ یہودیوں نے سیدہ مریم علیہا السلام پر گھناؤنا الزام لگایا۔ "وقولهم على مريم بهتانا عظيما" آج کے مسیحوں نے اپنے نبی کی ماں پر الزام لگانے والے یہودیوں کو سینے سے لگایا ہوا ہے اور مسلمان و اسلام دشمنی پر مسیحی و یہودی ایک پیج پر ہیں۔

اسلام نے، قرآن مجید نے، پیغمبر اسلام نے اور مسلمانوں نے ساڑھے چودہ سو سال سے سیدہ مریم علیہا السلام اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی صفائی کے وکیل کا کردار ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ مسیحی حضرات اس پر مسلمانوں کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے ان کو تڑپانے کے لئے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی ﷺ کی اہانت پر اتر آئے ہیں۔ خود اہانت کرتے ہیں، اہانت کرنے والوں کی سرپرستی اور معاونت کے لئے صف اوّل میں کھڑے ہیں۔ ادھر قریباً دو دہائیوں سے ہم مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ان واقعات پر احتجاج کرتے ہیں۔ بائیکاٹ کرتے ہیں۔ جلوس نکالتے، مظاہرے کرتے ہیں اور پھر خواب غفلت میں گہری تان کر محو خواب ہو جاتے ہیں۔ ہمارے حکمران بھی اسمبلیوں میں قرارداد، بیانات، سفیر کو بلا کر مراسلہ کے بعد اسی تنخواہ پر پھر نوکری پوری کرنے لگ جاتے ہیں۔

اب کے جناب عمران خان صاحب نے ایوان بالا میں جاندار گفتگو کی ہے اور مغرب کو باور کرایا ہے: "ہولوکاسٹ" سے جتنی آپ کو تکلیف ہوتی ہے پیغمبر اسلام کی اہانت سے کئی گنا زیادہ اس پر مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگلے دن پاکستان کے وزیر خارجہ جناب شاہ محمود قریشی نے ہالینڈ کے اپنے ہم منصب سے خاکوں کے خلاف بات کی۔ اسلامی ممالک کی تنظیم کا اجلاس بلانے کے مطالبہ پر مشتمل خط لکھا۔ ترکی کے وزیر خارجہ سے بات ہوئی۔ جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں اس پر آواز بلند کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ادھر پاکستان میں تمام دینی جماعتیں، بار روم، قانون دان، سکول و کالجز کے طلباء سب سڑکوں پر ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، تحریک لبیک پاکستان اس پر ایک بار یوم احتجاج منا چکی ہیں۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جمعیۃ علماء اسلام کے تعاون سے ۹؍ستمبر کو لاہور میں بہت بڑے احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا ہے۔ آج ۲۹؍اگست ہے۔ جماعت اسلامی کی دعوت پر ملی یکجہتی کونسل میں شریک تمام جماعتوں نے ۹؍ستمبر کے مظاہرہ میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لاہور میں قائم رابطہ کمیٹی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، جناب پیر رضوان نفیس، حضرت قاری جمیل الرحمن اختر، جناب قاری علیم الدین شاکر، جناب مولانا خالد محمود، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا عبدالرؤف فاروقی اور دیگر حضرات نے دن رات ایک کیا ہوا ہے۔ لاہور اور اس کے گرد و نواح میں پچاس کمیٹیوں کے اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ ہینڈ بل، اشتہارات، فلیکس دن رات شائع ہو رہے اور لگ رہے ہیں۔ لاہور کی چھ تحصیلوں میں تیاری کے لئے چھ کانفرنسوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ تمام مسالک کی قیادت نے شرکت کا

وعدہ کیا ہے۔ مخدوم العلماء حضرت مولانا فضل الرحمٰن اس کی قیادت فرمائیں گے۔

پوری اسلامی دنیا کے مسلمان ہر جگہ احتجاج کرتے ہیں۔ یہ سب ایمان کا تقاضہ ہے۔ ضرورت اور وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ اسلامی ممالک ان اہانت کرنے والے ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کریں۔ اقوام متحدہ سے مسلمہ مقدس شخصیات کی آبرو کے تحفظ کا قانون منظور کرایا جائے۔ تمام مسلمان حکمرانوں کا یہ فرض ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر واحد ملک ہے جو قائم ہوا۔ اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ خالصتاً ایمان وعقیدہ کے مسئلہ پر جرأت مندانہ مؤقف اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔ آمین!

گھسیٹ پورہ میں قادیانی مسلم تنازعہ اور ایک اپیل

فیصل آباد سے لاہور جاتے ہوئے بتیس کلومیٹر مین روڈ پر کھرڑیانوالہ اور بلوچنی کے درمیان ایک بڑا گاؤں ہے جس کا نام گھسیٹ پورہ ہے۔ یہاں پر گاؤں میں اکثریت اہل سنت والجماعت بریلوی مسلک کے دوستوں کی ہے۔ چند گھرانے قادیانیوں کے بھی ہیں۔ جب کہ قادیانی عبادت گاہ بھی یہاں پر موجود ہے۔ ۱۱رذی الحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳راگست ۲۰۱۸ء کو یہاں اہل سنت کی جامع مسجد کے خطیب کے بھائی نے گزرتے ہوئے راستہ پر بیٹھی مرغی کو پاؤں کی ٹھوکر مار کر سڑک سے بھگا دیا کہ کہیں موٹر سائیکل وغیرہ کی زد میں آکر ہلاک نہ ہو جائے۔ یہ مرغی قادیانی کی تھی۔ وہ ان سے الجھا اور تو تکار وا لجھاؤ میں گاؤں کے دونوں طبقہ کے لوگ یعنی مسلمان وقادیانی خاصے جمع ہو گئے۔ اس پر قادیانی سینہ زوری دیکھئے کہ انہوں نے فائرنگ کر دی۔ جس سے ۱۳ مسلمان زخمی ہو گئے۔ دوسری طرف سے بھی فائرنگ ہوئی یا خود قادیانی فائرنگ سے تین قادیانی بھی زخمی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ اس حادثہ میں فریقین کا کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ اس دوران قادیانیوں نے اپنی فائرنگ کو جواز مہیا کرنے، اپنے ظلم وبربریت کو چھپانے کے لئے اپنی عبادت گاہ کو خود آگ لگادی۔ قادیانی عبادت گاہ پر کیمرہ لگا ہوا تھا۔ وہ دیکھ لیا جاتا تو اصل ملزمان پکڑنے میں آسانی ہو جاتی۔ قادیانیوں نے کیمرہ ریموٹ بھی غائب کر دیا تا کہ ان کی تعدی وظلم، قانون شکنی، دہشت گردی پر پردہ پڑا رہے اور یوں وہ مسلمانوں کو ظالم ثابت کر سکیں۔ انتظامیہ متحرک ہوئی۔ دونوں طرف کے زخمی ہسپتال داخل کرائے گئے۔ کمشنر و ڈی.آئی.جی نے امن کمیٹی کا اجلاس طلب کیا۔ تمام تر حقائق کے باوجود دونوں فریق کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ دونوں اطراف سے گرفتاریاں شروع ہوئیں۔ حالانکہ قادیانی، حالات وواقعات کی روشنی میں جارا نہار اظالم اور قانون شکن تھے۔ لیکن مسلمانوں کی تمام تر توجہ دلانے کے باوجود انتظامیہ نے چوڑھے کی چھری کی طرح جو حلال وحرام سب پر چلتی ہے، کا کردار ادا کیا کہ ظالم قادیانیوں کے ساتھ مظلوم مسلمانوں کو بھی پرچہ میں شریک جرم کر لیا۔

چونکہ عید قربان سے دوسرے روز یہ وقوعہ ہوا تھا۔ اخبارات کی چھٹی تھی۔ سوشل میڈیا پر ناواقف لوگوں یا خود قادیانیوں نے مبالغہ آرائی اور کذب بیانی سے وہ طوفان قائم کیا کہ الامان۔ اتنا غلیظ پروپیگنڈہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ ملک میں کہیں اس پر ردعمل نہ ہوا۔ ورنہ سوشل میڈیا پر مبالغہ آرائی میں کوئی کمی نہ تھی۔ پرچہ درج ہوتے ہی قادیانی تو گاؤں سے نودوگیارہ ہوگئے۔ مسلمانوں کی گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ ۱۳مسلمان اور تین قادیانی زخمی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ ان کو گرفتار کر کے زیر حراست لے لیا گیا۔

اس دوران میں گاؤں کی چودھراہٹ نے فریقین سے صلح کے لئے ڈول ڈالا۔ ہمارے بریلوی حضرات کی قیادت نے اس پر آمین فرمادیا۔ لیکن کافر کی زناری بھی دیکھ، چونکہ مسلمان زیادہ گرفتار تھے قادیانیوں نے صلح سے انکار کردیا۔ انتظامیہ و پولیس ضلعی وڈویژنل انتظامیہ کو معلوم تھا۔ حقائق ان کے علم میں تھے کہ سراسر قادیانیوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا ہے اور اپنی عبادت گاہ کو خود آگ لگا کر خودساختہ مظلومیت کا راگ بھی الاپ رہے ہیں۔ ملک کو بدنام کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھار کھی اور گاؤں کی پنچائیت کی صلح کے لئے بھی آمادہ نہیں۔ چنانچہ ۲۸راگست کو رات گئے پولیس نے قادیانیوں یعنی فریق ثانی کے کچھ لوگوں کو بھی حراست میں لے لیا۔ آج ۲۹راگست کی رپورٹ یہ ہے کہ قادیانی صلح پر نہ صرف آمادہ ہوگئے ہیں بلکہ گاؤں کی چودھراہٹ کی منتیں کررہے ہیں۔ صلح کے لئے بنیادی فارمولا یہ طے ہوا کہ قادیانی خود کو پاکستانی قانون کا پابند رکھیں گے اور آئندہ مسلمانوں کو اشتعال دلانے سے خود کو باز رکھیں گے۔ مسلمان بھی ان کے حقوق کا قانون کے مطابق خیال رکھنے کے پابند ہوں گے۔ یہ طے ہوگیا تو فریقین کے تمام ملزمان رہا اور تمام پرچے واپس ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ وفساد سے محفوظ رکھیں۔

اگر صلح ہوجاتی ہے تو قادیانی توجہ فرمائیں کہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ کاش وہ پہلے سے ملکی قانون کا احترام کرتے تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔

ایک اپیل

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے شاگرد رشید، جمعیۃ علماء اسلام کے بانی رہنما، دارالعلوم دیوبند کے فاضل، جامعہ خیرالمدارس وقاسم العلوم کے استاذ الحدیث، مکتبہ صدیقیہ کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی ؒ نے رجب ۱۳۷۰ھ مطابق اپریل ۱۹۵۱ء سے ماہنامہ ''الصدیق'' ملتان کا اجراء کیا تھا۔ جوذی الحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۶ء تک سولہ سال جاری رہا۔

اپنے زمانہ میں یہ رسالہ بڑا موقر، ثقہ، معیاری، علمی، اصلاحی اور نظریاتی پرچہ شمار ہوتا تھا۔ اس میں اس دور میں ردقادیانیت پر بہت کچھ مواد شائع ہوا کرتا تھا۔ ہمارے لئے دلچسپی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت مولانا عبدالرشید نسیم طالوت کا کلام اور مضامین شائع ہوتے تھے جو اکثر ردقادیانیت پر مشتمل

ہوتے تھے۔ علامہ طالوت مرحوم ایک عبقری شخصیت تھے۔ نظم ونثر میں ان کا قلم آسمان کو چھوتا تھا۔ انہی علامہ طالوت صاحب کو حضرت امیر شریعت ؒ اپنا کلام اصلاح کے لئے دکھایا کرتے تھے۔ (یہ بات سواطع الالہام کے مقدمہ میں حضرت سید حافظ عطاء المنعم شاہ بخاری ؒ نے لکھی ہے) علامہ طالوت کا رد قادیانیت پر نظم ونثر کا مواد جمع ہو جائے تو یہ ایک ختم نبوت کی وقیع خدمت ہوگی۔ ختم نبوت لائبریری ملتان میں ''الصدیق'' کی جلد ۳،۴،۷،۸،۹،۱۱،۱۶ مکمل موجود ہیں۔ جلد ۱ اور جلد ۵ کا ایک شمارہ بھی موجود نہیں۔ البتہ باقی جلدوں کے مختلف شمارہ جات ہیں۔

عرض یہ کرنا ہے کہ ماہنامہ ''الصدیق'' ملتان کی جلد ۱،۲،۵،۶،۱۰،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵ اگر کسی کے پاس موجود ہوں تو اطلاع دی جائے۔ ہم اس سے علمی استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ جماعتی رفقاء ومبلغین حضرات بھی اس کی تلاش کے لئے ممکنہ کوشش سے دریغ نہ فرمائیں۔ شکریہ! واجرکم علی اللہ تعالیٰ! کتاب میری محبوبہ ہے اور اس کی تلاش میں سرگرداں رہنا میرا مذہب ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سید نفیس الحسینی شاہ ؒ

لب پر درود، دل میں خیال رسولؐ ہے	اب میں ہوں اور کیف وصال رسولؐ ہے
دائم بہار گلشن آل رسولؐ ہے	سینچا گیا لہو سے نہال رسولؐ ہے
بوبکرؓ ہوں، عمرؓ ہوں، وہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ	چاروں سے آشکار کمال رسولؐ ہے
حسن حسنؓ کو دیکھ، حسینؓ حسیں کو دیکھ	دونوں میں جلوہ ریز جمال رسولؐ ہے
اسلام نے غلام کو بخشی ہیں عظمتیں	سردار مؤمنین، بلالؓ رسولؐ ہے
ہاں نقش پائے ختم رسل میرا تخت ہے	ہاں! میرے سر کا تاج، نعال رسولؐ ہے

جام جم اس کے سامنے کیا چیز ہے نفیس
جس کو نصیب جام سفال رسولؐ ہے

(شوال المکرم ۱۴۱۷ھ)

شہادت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

محمد یوسف حنفی، کرک

یکم محرم ۲۴ھ کو ہفتہ کے دن زمین پر بسنے والوں میں سب سے عظیم ہستی، خلیفہ دوم، جرنیل امت محمدیہ ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کی وہ دعا پوری ہوگئی جو اکثر کیا کرتے تھے: ’’اے اللہ مجھے شہادت عطاء فرما۔ اپنے راستہ میں اور ہو بھی آپ کے حبیب ﷺ کے شہر میں۔‘‘

خلیفہ دوم امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ (بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب) کا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ سے کعب پر ملتا ہے۔ کعب کے دو بیٹے مرہ اور عدی۔ مرہ رسول اللہ ﷺ کے اجداد میں سے ہیں۔

سیدنا عمر فاروقؓ کی والدہ محترمہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ ہے۔ کنیت ابوحفص جب کہ لقب زبان رسالت ﷺ سے فاروق ملا تھا۔ آپ ہجرت نبوی سے چالیس سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ لڑکپن میں اونٹ چرانے کا شغل تھا۔ جوان ہونے کے بعد دستور عرب کے مطابق شہسواری، پہلوانی، نسب دانی اور سپہ گری کی تعلیم حاصل کی۔

بہر حال یکم محرم کو چشم فلک نے رو رو کے اس جرار انسان کی نماز جنازہ کو حضرت صہیبؓ کی امامت میں دیکھا۔ جس کے بارے میں عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: ’’وما عبدنا اللہ جهرة حتی اسلم عمر‘‘ ہم نے کی علی الاعلان عبادت نہیں کی۔ جب تک سیدنا عمرؓ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور اسی یکم محرم کو مسجد نبوی میں وہ کچھ ہوا جس کی آواز شرق و غرب میں پہنچی۔ اتنا ظلم ہوا، اتنا ظلم ہوا کہ ممبر و محراب رسول گواہی دیں گے کہ اللہ! عمر کو نماز فجر میں امامت کرتے ہوئے مصلی رسول اللہ ﷺ پر شہید کیا گیا تھا۔

وہی عمر جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی: ’’اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جھل و بعمر بن الخطاب (ترمذی، مناقب ابی حفص عمر بن خطاب)‘‘ وہ عمر جس نے سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ کو قرآن جمع کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ عمر جس کے عدل و انصاف کے غیر مسلم بھی معترف تھے۔

فاروق اعظمؓ کی کھلی کچہری مکہ مکرمہ میں لگی ہوئی ہے۔ جس میں دس لاکھ لوگ موجود ہیں۔ فرمایا: اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو بیان فرمائے۔ ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے ایک قانون بنایا تھا کہ کوئی گورنر دروازے پر چوکیدار مقرر نہیں کر سکتا۔ قانون بنایا تھا کہ کوئی گورنر باریک لباس نہیں پہن

سکتا۔ فرمایا: ہاں! اس آدمی نے کہا کہ آپ کے گورنر عیاض بن غنم ہے۔ اس کے دروازے پر چوکیدار ہے۔ باریک کپڑے بھی پہنے ہوئے ہیں۔ فاروق اعظمؓ نے اسی وقت پولیس کے سربراہ محمد بن مسلمہؓ کو بھیجا کہ جاؤ اس گورنر کو میرے دربار میں پیش کرو۔ گورنر مصر کو دربار فاروقی میں پیش کرنے کے لئے محمد بن مسلمہؓ گئے۔ جا کر دیکھا کہ واقعی دربان مقرر ہے۔ باریک کپڑے بھی پہنے ہوئے ہیں۔ محمد بن مسلمہؓ فوراً اسے گرفتار کر کے لے آئے۔ پیش کرنے کے بعد فاروق اعظمؓ نے فرمایا: اے عیاض تیرے باپ کا نام غنم تھا۔ تیرا باپ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ تو نے گورنر بن کے غریبوں کے لئے چوکیدار مقرر کر رکھا ہے۔ تاکہ غریب تیرے دروازے میں سیدھے نہ آ سکیں۔ لہٰذا میں تجھے گورنری سے ہٹا دیتا ہوں اور بیت المال کی دو سو بکریاں دیتا ہوں۔ جاؤ پہاڑوں میں بکریاں چراؤ۔ یہ بکریاں آپ نے چھ مہینے تک چرائی ہیں۔ اس عظیم خلیفہ کے اس عظیم فیصلہ کو دیکھ یا سن کر عیسائیوں سے بھی نہ رہا گیا۔ کہا کہ اتنا عدل وانصاف والا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ (خلفاء راشدین)

لیکن ظالم ابولؤلؤ فیروز مجوسی النسل ایرانی نے اپنے لئے تاریخ کا ایک سیاہ بلکہ سب سے سیاہ باب قائم کیا کہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ھ کو نماز فجر کی امامت کرتے ایسے خنجر سے جس کو سات دن تک زہر میں بجھویا گیا تھا، چھ وار کئے۔ جن میں ایک وار ناف سے نیچے پڑا اور زخموں کے صدمہ سے بیہوش ہو کر گر پڑے۔ (تاریخ اسلام) وہ عمر دنیا سے رخصت ہو گئے جو راتوں کو اٹھ کر احوال معلوم کرنے کے لئے گلیوں میں پھرتے تھے۔ وہ عمر جس کی دس سالہ دور خلافت میں فارس، عراق، خراسان، بلوچستان و فلسطین وغیرہ جیسے علاقہ جات فتح ہوئے۔ جن کا رقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل بتایا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اشکبار آنکھوں سے اس عادل خلیفہ کو لحد کے جوار رسول اللہ ﷺ میں سپرد کرتے ہوئے بزبان حال یہ کہتے تھے۔

دنیا کے واقعات میں دنیا کے ساتھ ساتھ
جو آج ہو رہا ہے یہی بارہا ہوا

یہ وہی عمر تھے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری احادیث میں سے یہ بھی ہے:

’’لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب‘‘ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتا۔ (ترمذی)

خطبات جمعۃ المبارک

۳ اگست بروز جمعۃ المبارک کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کے قدیمی مرکز اور دفتر جامع مسجد بخاری کنری میں جب کہ مولانا توصیف احمد نے مکہ مسجد کنری میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر خطبات جمعۃ المبارک ارشاد فرمائے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حالات

قسط نمبر:9 تحقیق: مولانا محمد ریاض انور گجراتی، تلخیص: حافظ عتیق الرحمٰن

حضرت امام حسنؓ اور خطابت

سیدنا امام حسن بن علیؓ کی زبان اطہر انتہائی فصیح و بلیغ تھی۔ کیونکہ ان کے منہ مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا نبوت والا لعاب مبارک ڈالا تھا۔ جس پاکیزہ سعادت مند انسان کے منہ مبارک میں نبوت کے دہن اقدس کا لعاب اطہر چلا جائے تو وہ زبان اتنی فصیح و بلیغ ہو جائے کہ قیامت تک آنے والے فصحاء و بلغاء اور خطباء کی زبانیں ان کے سامنے گونگی، جامد و ساکت ہو جائیں۔ آپ کے خطبات انتہائی مؤثر و بلیغ ہوا کرتے تھے۔ جب یہ مدینہ طیبہ کے خطیب سیدنا حسن بن علیؓ وعظ و خطبہ ارشاد فرماتے تو ان کا اثر سامعین کے قلب و جگر پر اتنا زیادہ پڑتا کہ ان کی حالت قابل دید ہوتی تھی اور ان سامعین کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش رکنے اور تھمنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ آیئے! عرب کے بہت بڑے خطیب جن کے خطبات کی دھوم قیامت تک رہے گی جنہیں علم کے شہر کا دروازہ قرار دیا گیا ہے یعنی سیدنا امام علی المرتضیٰؓ کے فرزند ارجمند سیدنا امام حسنؓ کے چند خطبات ملاحظہ کر کے جنت کے متلاشی بنتے ہیں۔

عظیم باپ کی عظیم خواہش

حافظ ابن کثیر ؒ لکھتے ہیں کہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام حسنؓ کا بہت زیادہ احترام و اکرام اور ان کی عظمت و توقیر کو ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دن سیدنا امام علی المرتضیٰؓ نے اپنے فرزند سیدنا امام حسنؓ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! آج آپ خطبہ دیں ہم سننا چاہتے ہیں تو حضرت حسنؓ نے عرض کی کہ آپ کی موجودگی میں خطبہ دینے سے مجھے حیاء و شرم آتی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ اس مکان سے علیحدہ ہو کر وہاں تشریف لے گئے جہاں انہیں حضرت امام حسنؓ دیکھ نہیں سکتے تھے۔ پھر حضرت امام حسنؓ لوگوں میں کھڑے ہو کر نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمانے لگے۔ جب سیدنا امام علیؓ نے وہ فصیح و بلیغ خطبہ سماعت فرمایا آپ واپس تشریف لائے اور قرآن پاک کی اس آیت کو پڑھا: ''ذریة بعضها من بعض والله سميع عليم'' ﴿اولاد (میں سے بعضوں کو) یعنی بعضے ان میں بعض کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ جناب امام حسنؓ شروع ہی سے فصاحت و بلاغت کے بادشاہ تھے۔

(فوائد نافعہ ج۲ص۱۰۱)

پر تاثیر خطبہ

’’دنیا کا طلب گار دنیا کو ہی لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ جو شخص دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اسے کھانے پینے کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا میں رغبت رکھنے والا غلام ہے۔ اسے جو چاہتا ہے وہی اپنی ملک بنالیتا ہے۔ دنیا کی حقیر چیز جو کفایت کرتی ہے جب کہ ساری دنیا سے بے نیاز نہیں کرتی۔ جس کا دن معتدل ہو وہ مغرور ہے۔ جس کا دن صبح کی بہ نسبت بہتر ہو وہ دھوکہ کھا جاتا ہے جو اپنے نقصان کو نہیں سمجھتا وہ حقیقت میں نقصان میں ہی رہتا ہے جو شخص نقصان میں ہو اس کے لئے تو موت ہی بہتر ہے۔‘‘ (کنزالعمال ج۱۶ص۹۰)

’’جس نے مجھے پہچانا وہ تو مجھے جانتا ہی ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا (تو میں اس کو اپنا تعارف کراتا ہوں) میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بیٹا حسن ہوں۔ پھر انہوں نے قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ فرمان ہے:’’ واتبعت ملة آبائی ابراهیم واسحاق ویعقوب ماکان لنا ان نشرک باللہ من شیٔ ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ‘‘ ﴿یعنی میں نے اپنے باپ دادوں کا مذہب اختیار کررکھا ہے۔ ابراہم کا، اسحٰق کا اور یعقوب (علیہم السلام) کا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ہم پر اور تمام لوگوں پر مگر اکثر لوگ وہ شکر ادا نہیں کرتے۔‘‘

پھر ارشاد فرمایا:’’میں بشیر ﷺ یعنی بشارت وخوشخبری دینے والوں کا بیٹا ہوں۔ میں نذیر ﷺ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والوں کا بیٹا ہوں۔ میں نبی کریم ﷺ کا فرزند ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی دعوت دینے والوں (ﷺ) کا بیٹا ہوں جنہیں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔ میں روشن چراغ (ﷺ) کا بیٹا ہوں۔ میں اس گھرانے کا فرزند ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر نامناسب چیز دور کردی اور جنہیں خوب اچھی طرح پاک کیا۔ میں اس گھرانے کا فرد ہوں جن کی محبت اور دوستی کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ جو قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ اس میں فرمایا:’’ قل لا اسالکم علیه اجراً الا المودة فی القربی ‘‘ ﴿آپ ﷺ ان سے فرمادیں میں تم سے کچھ مطلب نہیں چاہتا۔ بجز رشتہ داری کی محبت کے۔﴾‘‘

خطبہ جمعہ

جناب امیرالمؤمنین سیدنا امام علی المرتضیٰ بیمار ہوگئے تو انہوں نے اپنے بیٹے سیدنا امام حسنؓ کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائیں۔ حضرت حسنؓ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:’’اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر اس سے پہلے اس کے گھر اور اس کے خاندان کا

انتخاب کیا۔ پس مجھے اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ جو بھی کوئی ہمارے حق میں کمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل میں سے اتنا ہی کم کر دے گا اور ہمارے ساتھ جو بھی حکومت کرے گی اس کے ساتھ اس کا انجام بھی ہوگا۔“

حضرت امام حسنؓ کی حق گوئی

اللہ تعالیٰ نے اس خانوادۂ رسالت کے عظیم سرمایہ کو زبردست جرأت اور حق گوئی کی صفت وخوبی عطاء فرمائی تھی۔ اگر آپ کی ذات کے بارے میں کوئی آدمی لب کشائی کرتا تو آپ صبر وتحمل کا مجسم بن کر عفوودرگزر اور معافی سے کام لیتے اگر کسی نے کوئی بات حق وصداقت کے خلاف کہہ دی تو آپ انتہائی جرأت کے ساتھ اس کا تعاقب فرماتے۔ کبھی بھی مصلحت یا مداہنت کو قریب نہیں آنے دیا۔ اگر سامنے خواہ کیسی ہی صاحب اثر ورسوخ والی اور دنیاوی لحاظ سے رعب داب والی شخصیت ہے، اس نے کوئی خلاف شرع حرکت کرڈالی تو پھر آپ کی قوت برداشت سے یہ بات باہر ہو جاتی۔ احقاق حق کی خاطر آپ نے ایک دفعہ مدینہ کے گورنر مروان کو جھاڑ پلادی تھی اور اس پر انتہائی غیض وغضب کا اظہار فرمایا تھا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں کہ ایک مرتبہ مروان نے آپ سے بدتمیزی اور سختی کی تو آپ نے درگزر کر دیا۔ کوئی بدلہ وانتقام اس سے نہ لیا۔ مگر اس نے ایسی گھٹیا اور شریعت کے خلاف حرکت کی تو پھر آپؓ خاموش نہ رہ سکے۔ ملاحظہ فرمایئے: ”مروان نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک کو صاف کیا تو سیدنا امام حسنؓ نے فرمایا تیرا برا ہو کیا تجھے اتنا بھی علم نہیں کہ دایاں ہاتھ منہ کے لئے اور بایاں ہاتھ شرم گاہ کے لئے ہے۔ تجھ پر افسوس ہے تو مروان خاموش ہوگیا۔“

(الصواعق المحرقہ عربی ص ۱۳۹)

اصحاب صفہ کی دعوت کو قبول کرنا

ایک بار سیدنا امام حسنؓ اصحاب صفہ کے پاس سے گزرے جو مساکین ومسافر تھے۔ انہوں نے امام حسنؓ کو دعوت طعام دی۔ امام حسنؓ نے بڑی خندہ پیشانی سے اس کو قبول فرمایا۔ نہایت ہی انکساری اور تواضع کے ساتھ اس خوش نصیب جنتی طائفہ کے ساتھ مل کر ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہوگئے۔ چنانچہ روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

ابوبکر بن محمد بن عمر بن حزم سے روایت ہے کہ: ”ایک مرتبہ حضرت امام حسنؓ کا صفہ کے مسکینوں کے پاس سے گزر ہوا۔ انہیں اس وقت جو کچھ میسر کھانا تھا وہ تناول کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ سے استدعا کی کہ صبح کا کھانا حاضر ہے۔ تشریف لایئے۔ اس وقت سیدنا امام حسنؓ سواری پر سوار تھے۔ آپ فوری طور پر سواری سے نیچے اترے اور غریب مساکین اصحاب رسول اللہ ﷺ جو صفہ کے چبوترے پر ہر وقت قرآنی تعلیم

حاصل کرنے میں مصروف رہتے تھے ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تکبیر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر اس کے بعد اہل صفہ کو فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت کو ٹھکرایا نہیں ہے۔ اب تم لوگ میری دعوت قبول کرو۔ چنانچہ انہوں نے بھی سعادت و برکت سمجھتے ہوئے حضرت امام حسنؓ کی دعوت کو قبول فرمایا۔ اس پر جناب سیدنا امام حسنؓ رسول اکرم ﷺ کے مبارک شاگردوں اہل صفہ کو اپنے ہمراہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی خادمہ و کنیز رباب کو حکم دیا جو کچھ بھی تمہارے پاس کھانے پینے کی چیزیں ہیں ان کو لاکر حاضر کردو۔" (فوائد نافعہ ج۲ ص۱۴۰)

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کے نواسے کی عظمت و شرافت پر قربان جائیں کہ کسی موقع پر بھی قرآنی تلاوت کو فراموش نہیں کیا۔ آپ قرآن پاک پڑھتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح و تربیت بھی فرماتے جاتے تھے۔

حلم و بردباری کا پہاڑ

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بردباری اور قوت برداشت کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔ آپ کے اندر اتنی زیادہ حلیمی و بردباری تھی کہ شاید اس کا وزن پہاڑوں کے وزن سے بھی زیادہ وزنی ہو۔ ایک مرتبہ آپ اپنے مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے میں شریک تھے۔ آپ نے اپنے غلام کو سالن لانے کا حکم دیا۔ وہ غلام جلدی جلدی سالن لے کر حاضر ہوا۔ اس غلام نے تعمیل حکم بجالانے میں جلدی کی اور تیزی تیزی سے وہ دوڑ کر سالن لایا تو اچانک اس کے ہاتھ سے وہ سالن والا برتن گر گیا۔ جس کی وجہ سے سالن کا کچھ حصہ حضرت امام حسنؓ کے کپڑوں پر گرا۔ کپڑے رنگین ہوئے تو سیدنا امام حسنؓ نے اس غلام کی طرف آنکھ مبارک اٹھا کر دیکھا تو اس نے جھٹ قرآن پاک کی آیت تلاوت کرتے ہوئے کہا: "والکظمین الغیظ" ﴿غصہ کو پی جانے والے (مؤمنین مراد ہیں)﴾ آپ نے فرمایا میں نے غصہ کو پی لیا۔ اس غلام نے آیت کریمہ کا اگلا حصہ پڑھ دیا۔ "والعافین عن الناس" ﴿(مومن) وہ لوگوں سے درگزر (معاف) کرنے والے ہیں۔﴾ آپ نے فرمایا میں نے معاف بھی کر دیا۔ پھر اس غلام نے آیت کریمہ کا آخری حصہ بھی پڑھ دیا۔ "واللہ یحب المحسنین" ﴿اور احسان کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔﴾ آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کر دیا۔ (شہادت نواسہ سید الابرار ص۳۲۹)

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت والوں کے غلام بھی قرآن پاک پڑھتے تھے۔ کیونکر وہ قرآن نہ پڑھتے کہ جس گھرانے میں ہر وقت قرآن پاک کی خوشبوئیں اور بہاریں موجود ہیں تو اس خاندان کے غلام بھلا اس خوشبو سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں۔ نیز اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امام حسنؓ بردباری اور حلم و شرافت میں اپنی مثال آپ تھے۔ جاری ہے!!!

محبت رسول ﷺ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

عموریہ کے محاصرے کے دوران ایک شخص دیوار پر کھڑا ہو کر العیاذ باللہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر تکلیف دہ بات اور کیا ہو سکتی تھی۔ ہر مجاہد کی خواہش تھی کہ اس منحوس کے ہلاک کرنے کی سعادت اس کے حصے میں آئے۔ لیکن وہ تیروں اور حملوں کی زد سے محفوظ ایسی جگہ کھڑا ہوتا جہاں سے اس کی آواز تو سنائی دیتی تھی۔ لیکن اسے موت کے گھاٹ اتارنے کی تدبیر سمجھ میں نہ آتی تھی۔ یعقوب بن جعفر نامی شخص لشکر اسلام میں ایک بہترین تیرانداز تھا۔ گستاخ ملعون نے جب ایک بار دیوار پر چڑھ کر شان رسالت ﷺ میں گستاخی کے لئے منہ کھولا تو یعقوب گھات میں تھا۔ فوراً تیر پھینکا جو سیدھا جا کر اس کے گلے سے پار ہوا۔ وہ گر کر ہلاک ہوا تو فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ یہ مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا واقعہ تھا۔ معتصم نے اس مجاہد تیرانداز کو بلایا اور کہا: آپ اپنے اس تیر کا ثواب مجھے فروخت کردیجئے۔ مجاہد نے کہا ثواب بیچا نہیں جاتا۔ کہا: میں آپ کو ایک لاکھ درہم دیتا ہوں۔ مجاہد نے انکار کیا۔ خلیفہ نے پانچ لاکھ درہم اسے دیئے تو وہ جانباز مجاہد کہنے لگا: مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی اس کے عوض اس تیر کا ثواب فروخت نہیں کروں گا۔ البتہ اس کا آدھا ثواب بغیر کسی عوض کے میں آپ کو تحفہ دیتا ہوں۔ معتصم اس قدر خوش ہوا گویا اسے ایک جہاں مل گیا ہو۔ معتصم نے پھر پوچھا: آپ نے تیراندازی کہاں سے سیکھی؟ فرمایا: بصرہ میں واقع اپنے گھر سے۔ معتصم نے کہا: وہ گھر مجھے فروخت کردیں۔ کہنے لگا: وہ رمی اور تیراندازی سیکھنے والے مجاہدین کے لئے وقف ہے۔ اس لئے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ بعدازاں معتصم نے بڑی منت سماجت کے بعد ہدیہ (تحفہ) کے طور پر اس جانباز مجاہد کو ایک لاکھ درہم انعام میں دیا۔

عمرو بن اللیث ؒ

امام ابوالقاسم قشیری ؒ کی روایت ہے: ”خراسان کا ایک بادشاہ جس کا نام عمرو بن اللیث ؒ تھا۔ اس کی وفات کے بعد اسے کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ”قبر میں تیرے ساتھ کیا سلوک ہوا؟“ تو اس نے جواب میں کہا: ”میں نے اپنی زندگی میں ایک دن پہاڑ کی چوٹی سے اپنی ساری فوج کو دیکھا تو مجھے اپنی فوج دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ میں نے دل میں کہا: ”کاش! میں حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ ﷺ کے دشمنوں کے خلاف آپ ﷺ کی مدد کرتا۔ یہ فوج وہاں کام آتی۔“ میری اس دلی تمنا کو دربار خداوندی میں مقبولیت حاصل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اس خواہش کے نتیجہ میں میری بخشش فرمادی۔“ (الفتاوح ج۲، ص۲۷)

بوعلی سینا ؒ

آج کائنات میں روئے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جس پر ہر وقت ’’اشھدان محمد رسول اللہ ‘‘ کی صدا نہ گونج رہی ہو۔ مشہور فلسفی اور حکیم بوعلی سینا ؒ جو اپنے زمانے میں حکمت اور علم کے شناور سمجھے جاتے تھے۔ ان کی فراست وذہانت کا ڈنکا بجا ہوا تھا۔ ان کے ایک شاگرد نے ایک مرتبہ استاد سے کہا: ’’اللہ نے آپ کو اتنی فہم وفراست اور علم دیا ہے تو اگر آپ نبوت کا دعویٰ کردیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی خلقت آپ کے ساتھ ہو جائے گی۔ آپ کو لوگ نبی مان لیں گے۔‘‘

بوعلی سینا ؒ نے اپنے شاگرد کی بات سنی ان سنی کردی۔ کوئی جواب نہ دیا۔ بات آئی گئی ہوگئی۔

ایک عرصے بعد بوعلی سینا ؒ کو شام کا سفر پیش آیا اور دمشق گئے۔ جامع مسجد دمشق کے قریب ایک مکان کے اندر قیام کیا۔ شاگرد بھی ساتھ تھا۔ سخت سردی کا زمانہ تھا۔ برفانی وطوفانی ہوائیں چل رہی تھیں۔ رات کو شیخ تہجد کے لئے بیدار ہوئے۔ شاگرد ساتھ سویا ہوا تھا۔ اس سے کہا: ’’بیٹا! نماز پڑھنی ہے۔ وضو کرنا ہے۔ پانی گرم کر دو۔ تاکہ میں وضو کر کے نماز ادا کرلوں۔‘‘ شاگرد لحاف میں گھسے ہوئے نیند کے مزے لے رہے تھے۔ انہوں نے کہا: ’’جناب شیخ! تہجد کی نماز کوئی فرض وواجب تو ہے نہیں۔ یہ تو ایک نفلی عبادت ہے اور سردی بہت سخت ہے۔ اگر آپ تہجد نہ پڑھیں تو کیا حرج ہے؟‘‘ شیخ خاموش ہوگئے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ دمشق کے میناروں سے اذان کی آواز بلند ہوئی۔ مؤذن مسجد کے مینار پر چڑھ کر کہہ رہا تھا: ’’اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ ‘‘ اذان ختم ہوئی تو شاگرد کو استاد نے بلایا اور کہا: ’’آج سے کچھ عرصہ پہلے تم نے ایک تجویز پیش کی تھی۔ اس وقت تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ آج میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

تم نے مجھ سے کہا تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرو تو خلقت میرے ساتھ ہو جائے گی۔ یہ بتاؤ! اگر میں نبوت کا دعویٰ کرتا تو سب سے پہلے میرے جو میری تصدیق کرنے والے ہوتے۔ وہ تم ہی ہوتے۔ تمہارا حال یہ ہے کہ میں نے تمہیں پانی گرم کرنے کا کہا تو تمہیں سردی یاد آگئی اور مجھے یہ بتلانے لگے کہ یہ فرض یا واجب نہیں۔ نفل ہے۔ جبکہ دوسری طرف دیکھو جامع دمشق کے مینار پر ان طوفانی وبرفانی ہواؤں کے باوجود مؤذن یہ نعرہ لگا رہا ہے: ’’اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ ‘‘ اس کو آج حضور ﷺ نے نہیں فرمایا کہ تم مینار پر جاکر اذان دو۔ ان کو تو دنیا سے گئے صدیاں گزر چکی ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کے حکم کی خاطر نہ سردی کو خاطر میں لاتا ہے اور نہ ہی طوفانی ہواؤں کا خیال کرتا ہے۔ کھڑے ہو کر ’’اشھدان محمد رسول اللہ ‘‘ کی صدا بلند کرتا ہے۔ نبی وہ ہوتے ہیں، پیغمبر وہ ہوتے ہیں جن کے ماننے والے اپنی جان کی پروا نہیں کرتے۔ اپنی صحت کی پروا نہیں کرتے اور ان کے حکم پر اپنی جان قربان کردیا کرتے ہیں۔

اسلامی حکومت کے حکام اور عاملین

علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵ اگست ۱۹۵۱ء کو مظفرآباد میں آزاد کشمیر کے افسران اور دیگر عملہ کے سامنے سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خطاب فرمایا جس سے چند اقتباسات نقل کئے جارہے ہیں:

حمد وثناء کے بعد

’’قال اللہ تعالیٰ: واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (نساء:۵۸)‘‘

حضرات! آج آپ صاحبوں کو یہاں ایک سرکاری دفتر کے اندر مجتمع دیکھ کر بہت خوش ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائیں:

بہترین حکومت

کراچی میں میری بڑی تمنا تھی اور یہی جی چاہتا تھا کہ سرکاری ملازمین کی کوئی مجلس ہوتی تو ان سے میں کچھ کہتا۔ میری یہ تمنا وہاں پوری نہ ہوئی۔ لیکن بحمداللہ میری یہ تمنا یہاں پوری ہوئی اور آج مجھے سرکاری ملازمین کے سامنے تقریر کرنے کا موقع ملا۔ جس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ جن کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔ وہ آپ کی اصلاح، اخلاقی پاکیزگی اور اچھائی کی فکر کر رہے ہیں اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ ان کے عمال، دیانت، امانت، احساس، ذمہ داری اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کریں۔ کسی حکومت کی یہی سب سے بڑی سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ وہ اپنے اندر اصلاحی روح رکھتی ہو اور اس کے لئے اپنے ماتحتوں اور رعایا کی سیرت، کردار اور اخلاق کی درستی کی اہمیت پر یقین رکھتی ہو۔ اس کے لئے بھی وہ ویسی ہی کوشش کرتی ہو جیسی کہ وہ شہری انتظام اور امن وامان کے لئے کرتی ہے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ شہری انتظام کی خوبی اور امن وامان کی بحالی بھی زیادہ تر رعایا اور ملازمین کے کردار کی بہتری اور اخلاق کی عمدگی پر منحصر ہے۔

آیت بالا کا وسیع مفہوم

میں نے آغاز کلام جس آیت پاک سے کیا ہے وہ سورۃ النساء کی ایک آیت ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ: ’’جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔‘‘ فیصلہ کرنے کے لفظ سے صرف یہ نہ سمجھا جائے کہ اس کا تعلق صرف عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والے حاکم سے ہے۔ بلکہ اس کا تعلق حکومت کے ہر

فرد اور رکن سے ہے۔ حکومت کے ہر فرد کا تعلق باشندوں کے معاملات اور کاموں سے پڑا کرتا ہے اور ہر ایک کو ہر معاملہ اور ہر کام کے وقت اس معاملہ اور کام کے متعلق فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہر معاملہ اور ہر کام کے متعلق حاکم کو قلم اٹھاتے ہوئے انصاف کرنا چاہئے۔

اسی طرح تقررات کی مجلس کے ہر رکن کو انصاف کے ساتھ امیدواروں کے متعلق رائے دینی چاہئے۔ کلرکوں اور ماتحت کارگزاروں کو اسی انصاف کے ساتھ نوٹ تیار کرنا چاہئے۔ پولیس کو اسی انصاف کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ غرض رئیس حکومت اور وزراء سے لے کر کلرکوں اور سپاہیوں تک ہر ایک کو اپنے اپنے دائرہ میں انصاف پر کاربند ہونا چاہئے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ انصاف صرف حاکموں، ججوں اور مجسٹریٹوں کو کرنا چاہئے۔ بلکہ ہر ایک ملازم حکومت کو اپنے اپنے دائرہ میں انصاف کا پابند ہونا چاہئے۔ اسی سے حکومت کی نیک نامی بلکہ قیام اور بقاء منحصر ہے۔ دوستوں کی دوستی، عزیزوں کی عزیزداری، دشمنوں کی دشمنی، دولت مندوں کی دولت مندی، طاقت والوں کی طاقت، کوئی چیز آپ کو انصاف کی حد سے باہر نہ لائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا تھا کہ تم میں سے قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک اس سے حق نہ لیا جائے اور تم میں سے ضعیف میرے نزدیک قوی ہے جب تک اس کا حق نہ اس کو دلایا جائے۔

ملازمین حکومت کے اعضاء ہیں

حضرات! حکومت اگر ایک جسم ہے تو اس کے سارے ملازمین اور چھوٹے بڑے افسر اس کے اعضاء وجوارح ہیں۔ اگر حکومت کی کوئی مجسم شکل ہوتی تو اس کے ہاتھ، پیر، آنکھ، کان اور ناک وغیرہ یہی لوگ ہوتے جو کانسٹیبل اور کلرک سے لے کر وزراء تک شمار ہوتے ہیں۔ حکومت کی اچھائی اور برائی انہیں لوگوں کی اچھائی اور برائی سے ہوتی ہے۔ اگر عام لوگ ان سے اذیت اور دکھ محسوس کرتے ہیں تو حکومت بری کہلائی گی اور اگر عوام کو ان سے راحت واطمینان حاصل ہو تو حکومت اچھی کہلائے گی۔

اسلامی حکومت کی خدمت بھی عبادت ہے

اسلام کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ وہ ہمارے تمام کاموں کو عبادت بنانا چاہتا ہے۔ اسلام کے متعلق یہ سمجھنا کہ صرف مسجد میں ہے اسی طرح معرکہ کارزار میں، اسی طرح مدرسہ میں، اسی طرح بازار میں، اسی طرح دفتر میں اور اسی طرح کارخانہ میں ہماری زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جسے ہم اسلام سے باہر سمجھ سکیں۔ یہ دنیا ودین کی تفریق ہی غلط ہے۔ جس طرح مسجد میں نماز پڑھنا عبادت ہے، ایک مسلمان اسلامی حکومت کا عامل ہو کر اپنی دیانت اور امانت کو قائم رکھ کر ہر وقت ہی عبادت میں رہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی

نیت میں اخلاص ہو۔ ایک مجاہد سرحد پر پہرہ دے کر اسی طرح ثواب حاصل کرسکتا ہے جس طرح ایک نمازی نفل پڑھ کر بلکہ بعض اوقات مجاہد اس نفل پڑھنے والے سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

عوام کی خدمت

یہاں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عمال حکومت کو اکثر ایسے مواقع پیش آ جاتے ہیں کہ وہ عوام کی ان واقعی ضرورتوں کو جن کو پورا کرنے کے لئے انہیں کرسیاں دی گئی ہیں اور تنخواہیں مقرر کی گئی ہیں، استحصال ناجائز کے بغیر پورا کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ ایک دفتر میں کوئی نووارد ضرورت مند پہنچ جائے تو اس کو مفید مشورہ دینے کے بجائے ٹال مٹول کر ادھر ادھر کے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے اور بالآخر وہ پریشان و مجبور ہو کر اپنی ضروریات کو پاتا ہے یا محروم رہ جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنے دل میں ایک شدید اذیت محسوس کرتا ہے کہ جو لوگ اس کی خدمت اور سہولت بہم پہنچانے پر متعین ہیں ان سے نفع کے بجائے کتنا نقصان پہنچ رہا ہے۔ حقیقت میں ایسے لوگوں سے حکومت کا وقار بڑھنے کے بجائے گرتا جاتا ہے۔ اخلاقی دنیا میں اس طرح حکومت کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی۔ گزشتہ ادوار میں مسلمانوں کی بعض شخصی حکومتیں بھی ایسی ہی رہی ہیں جنہوں نے اپنے دور حکومت میں اخلاق انسانیت کا بڑا مقام پایا۔

اس وقت مجھے ملک شاہ سلجوقی کا ایک واقعہ یاد آیا کہ گھوڑے پر سوار ایک پل سے گزر رہا تھا کہ سامنے آ کر ایک بڑھیا کھڑی ہوگئی۔ جس کے لڑکے کو کسی سپاہی نے بطور بیگار (بغیر اجرت پر کام کرنے کے لئے) پکڑ لیا تھا۔ بڑھیا نے بڑے دردمندانہ لہجے میں سلطان سے فریاد کی کہ تمہارا فلاں سپاہی میرے لڑے کو بلاوجہ پکڑ کر لے گیا ہے۔ سلطان نے کہا تم دربار میں استغاثہ پیش کرو۔ بڑھیا نے کہا کہ اے سلطان! میرا فیصلہ تم کو اسی وقت اسی پل پر کرنا ہوگا یا پھر کل اس پل (پل صراط) پر فیصلہ ہوگا۔ بڑھیا کی بات سن کر سلطان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور اس نے اسی وقت بڑھیا کی فریاد رسی کی۔

حاکمانہ ذمہ داری

حاکمانہ ذمہ داری ایک نازک و مشکل ترین ذمہ داری ہے۔ حکومت کا ایک معمولی ملازم بھی اگر دیانت و احساس کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے گا تو پوری ملت کی تعمیر و اصلاح میں حصہ دار ہوگا اور اگر وہ اپنی ڈیوٹی میں دیانت دار نہ ہوگا تو اس کا ضرر پوری ملت کو ضرور متاثر کرے گا۔ عوام کے اندر مقبولیت یہ ہرگز نہیں کہ سنگینوں کے زور اور قاہرانہ دباؤ سے اپنا وقار جمایا جائے۔ رعب اور طاقت سے اپنی سیادت اور قیادت کو ان سے منوایا جائے۔ بلکہ حقیقی مقبولیت وہی ہے جو دلوں کو راغب کرنے والی ہو اور پاکیزہ اخلاق، اچھے کردار اور فرض شناسی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ مجھے اس وقت ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی اپنے ایک محل میں تھا اور حرم سرا کی ایک کنیز بازار کی طرف دیکھ رہی تھی تو کیا دیکھتی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن مبارکؒ کے استقبال کے لئے ساری مخلوق امڈتی چلی آرہی ہے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ تو کیا دیکھ رہی ہے؟ کنیز نے جواب دیا کہ یا امیرالمؤمنین! اصل بادشاہی تو عبداللہ بن مبارک کی ہے جو کہ دلوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ آپ کی نہیں جو لشکریوں کے زور و جبر سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک ساری زندگی ذکر و شغل، نوافل، روزوں اور جہاد میں گزرتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا کے اندر بھی اللہ نے انہیں مقبولیت کا بڑا مقام بخشا ہے۔

حقیقت میں یہی مفہوم ہے اس حدیث پاک کا کہ کسی بندے پر جب اللہ تعالیٰ خوش ہوتے تو ’’یوضع لہ القبول فی الارض ‘‘ زبان خلق سے اس کا اچھا ذکر کرایا جاتا ہے اور اس کی نیک نامی کا آوازہ خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے: ’’زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔‘‘

عمال حکومت کا سب سے بڑا اور اہم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے کاموں کو اللہ کا خوف دل میں رکھ کر غیر اہم اور اہم کی ترتیب سے پوری دیانت اور انصاف کے ساتھ انجام دیں۔ اپنے آپ کو عوام کا خادم سمجھیں گے تو اسی صورت میں ہی عوام راتوں کو رو رو کر ان کی فلاح و نجات کے لئے دعائیں کریں گے اور ان کے دلوں میں عمال حکومت کی بڑی عزت اور احترام پیدا ہوگا۔ (ملخص: انوارالقرآن کراچی صفر ۱۴۲۱ھ)

نوٹ: مکمل خطاب کے لئے درجہ بالا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی لخت جگر، نور نظر ۳۱ر اگست ۲۰۱۸ء کو کچھ عرصہ علالت میں گزارنے بعد لاہور کے ہسپتال میں جان جان آفرین کے سپرد کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! وفات کے بعد ان کے آبائی علاقہ ویسہ ضلع اٹک میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ حضرت طوفانی کی اکلوتی صلبی اولاد تھیں۔ ان کی وفات کا صدمہ صرف حضرت طوفانی مدظلہ کو ہی نہیں بلکہ ان کے اس صدمہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ ارکان، ماہنامہ لولاک کے قارئین برابر کے شریک ہیں۔ بروز جمعۃ المبارک دوپہر ساڑھے تین بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے نماز جنازہ کی امامت کرائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین اور حافظ محمد انس ملتان نے تعزیت و شرکت کی۔ اللہ پاک مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور دیگر تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

قمری و ہجری کیلنڈر

مولانا توصیف احمد

محرم الحرام سے نئے سال ۱۴۴۰ سن ہجری کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس وقت تمام اقوام و مذاہب میں قمری و شمسی کیلنڈروں کا نظام رائج ہے۔ عیسوی کیلنڈر کی بنیاد سورج پر ہے۔ جبکہ اسلامی کیلنڈر کی بنیاد چاند پر ہے۔ قرآن اور صاحب قرآن ﷺ نے امت مسلمہ کی عبادات کا مدار چاند پر رکھا ہے۔ حضور ﷺ سے چاند کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ھی مواقیت للناس والحج: بقرہ: ۱۸۹“ یہ چاند تعیین اوقات کا ذریعہ ہے لوگوں کے لئے اور حج کے لئے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”صوموا الرؤیته وافطروا الرؤیته“ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

چاند کی حقیقت یہ ہے کہ اس سے مختلف امور و فرائض کی ادائیگی، عبادات، رمضان، روزہ، زکوٰۃ، حج، عورت کی عدت وغیرہ کی تعیین ہوتی ہے۔ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ ﷺ، اجماع امت و اجتہاد جیسے ادلہ اربعہ شرعیہ میں قمری و ہجری سال کے مہینوں، دنوں کی تعداد اور قمری حساب کو محفوظ رکھنے کا ذکر ہجری سال کی عظمت کی دلیل ہے۔ قرآن مجید ”ان عدة الشھور عنداللہ اثنا عشر شھرفی کتاب اللہ“ سے مہینوں کی تعداد بارہ بتلا کر یہ راہنمائی کر چکا ہے۔ سال میں مہینے بارہ ہیں۔ جبکہ ”شھر رمضان الذی“ اور ”الحج اشھر معلومات“ سے مہینوں کے اسماء گرامی ذکر کر چکا ہے۔ مہینوں میں دنوں کی تعداد کے متعلق خود حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک ہم امی لوگ ہیں۔ ہم لکھنا اور حساب کرنا نہیں جانتے۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”مہینہ اس طرح ہے، مہینہ اس طرح ہے۔“ تیسری بار ایک ہاتھ کے انگوٹھے کو بند کر کے فرمایا: ”مہینہ اس طرح ہے۔“ اس کے بعد تین بار دونوں ہاتھ کی دسیوں انگلیاں کھول کر ان سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”مہینہ اس طرح ہے۔“ یعنی ایک بار انگلیوں کے اشارے سے مہینے کے ۲۹ دنوں اور دوسری بار انگلیوں کے اشارے سے مہینے کے تیس دنوں کی نشاندہی کی۔ گویا بتلایا کہ کبھی مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے تو کبھی ۳۰ دن کا۔“ (مشکوٰۃ شریف)

ظہور اسلام سے قبل دنیا میں کئی سنین رائج رہے۔ سابقہ اقوام و مذاہب نے اپنے اپنے ادوار میں کسی اہم اور خاص واقعہ کو بنیاد بنا کر اسے حساب و کتاب کا مدار بنایا۔ دنیا میں سن عبرانی، سن طوفان، سن ابراہیمی، سن بخت نصری، سن سکندری، سن شمسی، سن عیسوی جدید، سن عام الفیل جیسے سنین رائج رہے۔ مسلمان اپنے کیلنڈر کا آغاز رحمت عالم ﷺ کے اس یادگار سفر سے کرتے ہیں جو آقا ﷺ نے خالق کائنات

کے حکم کے مطابق دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے آبائی علاقے اور بیت اللہ کے پڑوس کو چھوڑ کر کھجوروں والی سرزمین مدینہ منورہ کی طرف فرمایا۔ امت مسلمہ کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ، خصوصاً سیدنا عمر فاروقؓ نے باہمی مشاورت، اتفاق واتحاد سے ہجرت نبوی ﷺ کو اسلامی کیلنڈر کے آغاز کی بنیاد بنایا۔ کیونکہ سفر ہجرت نے امت مسلمہ میں نئی روح پھونکی۔ مسلمانوں کو مدینہ جیسی مضبوط و مستحکم ریاست نصیب ہونا، حق وباطل میں امتیاز ہونا، شعائر اسلامی کی ادائیگی، عبادات میں آزادی، اسلامی معاشرت کے خدوخال کا نمایاں ہونا، اقتصادی ومعاشی احکامات پر عمل، قرآن وسنت کی تعلیم وتعلم جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونا۔ یہ سب ہجرت نبوی ﷺ کے مرہون منت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اسلامی تقویم کی بنیاد سفر ہجرت کو بنا کر تا قیامت آنے والی نسل کو درس دیا کہ ہجرت انقلابی تحریکوں کا مقدر ہے۔ ہر پیغمبر ورسول کو ہجرت کرنا پڑی۔ اسلام کے پیغام امن ومحبت کو عام کرنے اور اسلام کو عالمگیر مذہب کے طور پر باقی رہنے میں کلیدی کردار سفر ہجرت کا رہا ہے۔ ہجری سال کے آغاز کے لئے صحابہ کرامؓ نے محرم الحرام کو اسلامی سال کا اول مہینہ قرار دیا۔ اسلامی ماہ وسال کی حفاظت کرنا ایک اہم فریضہ ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ لکھتے ہیں: ”چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب قمری پر ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت فرض علی الکفایہ ہے۔ پس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنالے جس سے حساب قمری ضائع ہو جائے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال جائز ہے۔ لیکن حساب قمری کا برتنا بوجہ اس کے فرض کفایہ ہونے کے لازمی طور پر افضل ہے۔“ (بیان القرآن)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ لکھتے ہیں: ”فقہاء نے قمری حساب باقی رکھنے کو مسلمانوں کے ذمہ فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ ہاں! اس میں شبہ نہیں کہ سنت انبیاء علیہم السلام اور سنت رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین میں قمری حساب استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا اتباع موجب برکت وثواب ہے۔“ (معارف القرآن)

حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری ؒ لکھتے ہیں: ”موجودہ دور میں جب اکثر لوگ شمسی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں تو بطور خاص مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قمری اور ہجری کیلنڈر کی حفاظت کریں۔ کم از کم اسلامی اور قمری کیلنڈر رکھیں۔ اپنی گھڑیوں پر اسلامی مہینوں کی تاریخ لگائیں۔ اپنے بچوں اور گھر والوں کو اسلامی مہینوں کے نام، اسلامی سال کے دنوں اور مہینوں کی تاریخوں سے آشنا کریں۔ ممکنہ حد تک اپنے نجی معاملات میں اسلامی کیلنڈر کو رواج دیں۔ اگر خدانخواستہ اس طرف توجہ نہ دی گئی تو اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ اسلامی کیلنڈر ہماری زندگی سے نکل جائے اور ہم من حیث القوم فرض کفایہ کے تارک ہو کر گناہ کے مرتکب نہ ہو جائیں۔“ (حدیث دل، ج۳)

اللہ رب العزت امت مسلمہ کو شریعت مطہرہ پر عمل کی توفیق عنایت فرمائیں۔

محرم الحرام ...... تاریخ اسلام کے واقعات پر طائرانہ نظر

محمد وسیم اسلم

واقعات وحادثات	سن ہجری
شعب ابی طالب کی محصوری	۴/نبوی
نکاح سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہمراہ سیدنا علی المرتضیٰؓ	۲/ہجری
نکاح سیدہ ام کلثومؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہمراہ سیدنا عثمان غنیؓ	۳/ہجری
غزوہ غطفان	۳/ہجری
غزوہ خیبر ...... وغزوہ وادی القریٰ	۷/ہجری
سلاطین عالم کو دعوت اسلام	۷/ہجری
وفد اشعریین کا قبول اسلام	۷/ہجری
نکاح ام المومنین سیدہ صفیہؓ ہمراہ رسول اللہ ﷺ	۷/ہجری
عام الوفود ...... وتقرر عاملین زکوٰۃ	۹/ہجری
شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ ...... وخلافت سیدنا عثمان غنیؓ	۲۴/ہجری
خلافت سیدنا علی المرتضیٰؓ	۳۴/ہجری
جنگ صفین	۳۷/ہجری
واقعہ کربلا وشہادت سیدنا امام حسینؓ	۶۱/ہجری
ابو مسلم کا خراسان پر قبضہ	۱۳۱/ہجری
بنو امیہ کا قتل عام	۱۳۲/ہجری
قیصر روم کی شکست	۱۳۸/ہجری
مسجد نبوی کی توسیع	۱۶۱/ہجری
دارالعلوم دیوبند کا قیام	۱۲۸۳/ہجری
کعبۃ اللہ پر گستاخ ٹولے کا حملہ	۱۴۰۰/ہجری

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے خارج ہونے کی دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ’’اللھم افتح لی ابواب رحمتک‘‘ ﴿اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔﴾ جب مسجد سے باہر نکلے تو رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ’’اللھم باعدنی من الشیطان‘‘ ﴿اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھنا۔﴾

۲...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کعب احبارؒ نے فرمایا کہ مجھ سے دو باتیں یاد کرلو: میں دو باتوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ جب تم مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجو اور یہ دعا پڑھو: ’’اللھم افتح لی ابواب رحمتک‘‘ اور جب تم مسجد سے باہر نکلو تو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھو: ’’اللھم احفظنی من الشیطان‘‘ ﴿اے اللہ! میری شیطان سے حفاظت فرما۔﴾

۳...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سے بہتر کسی دن پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا۔ اتنے میں حضرت کعب احبارؒ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن میں ایک (مبارک) گھڑی کا ذکر فرمایا کہ جو مومن اس وقت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے (کوئی چیز) مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطاء فرماتے ہیں۔ کعب احبارؒ نے فرمایا جس نے آپ کو عزت دی۔ آپ (حضرت ابوہریرہؓ) نے سچ فرمایا۔ (پھر حضرت کعب احبارؒ نے فرمایا) میں تمہیں دو باتیں کہتا ہوں ان کو مت بھولنا۔ جب تم مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجو اور یہ دعا پڑھو: ’’اللھم افتح لی ابواب رحمتک‘‘ اور جب تم مسجد سے باہر نکلو تو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھو: ’’اللھم احفظنی من الشیطان‘‘ ﴿اے اللہ! میری شیطان سے حفاظت فرما۔﴾ (عمل الیوم)

بعض روایات میں جنہیں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے فضائل اعمال میں ذکر فرمایا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے الفاظ یہ ہیں: ’’بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اللھم افتح لی ابواب رحمتک‘‘ اور مسجد سے خارج ہوتے وقت مندرجہ ذیل کلمات کہے: ’’بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک‘‘

نیز مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں مسجد میں پہلے رکھے اور مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے اور دایاں بعد میں۔ پھر مندرجہ بالا دعا پڑھے۔

شوہر کے بیوی پر حقوق ...... احادیث وروایات کی روشنی میں

آخری حصہ

مولانا عبدالصمد ہالیجوی

۱۹...... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ جو عورت بغیر عذر شرعی کے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے۔اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ج۲ ص۲۸۳)

۲۰...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہوتی ہے۔شوہر کی اجازت کے بغیر وہ اللہ کی ناراضگی میں ہے۔ جب تک توبہ واستغفار نہ کرے۔جس عورت نے شوہر کو چھوڑ کر غیر سے مشورہ لیا۔اس نے گویا جہنم کی آگ کا لقمہ کھایا۔جس عورت نے اپنے شوہر کو راضی کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔جس نے شوہر کو ناراض کیا اس نے اللہ کو ناراض کیا۔ (کنز العمال ج۱۶ ص۲۵۵)

۲۱...... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ اگر بیوی اپنے شوہر کا حق جان لے تو صبح وشام کا کھانا کھانے بھی نہ بیٹھے۔ یہاں تک کہ اپنے خاوند کے حق کی ادائیگی سے فارغ ہو جائے۔

(المعجم الکبیر ج۱۲ ص۳۶۶)

۲۲...... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ایذاء دیتی ہے تو جنت میں حورعین جو اس آدمی کی بیوی ہے وہ اس کو کہتی ہے کہ اس کو ایذا مت دے۔اللہ کی تجھ پر لعنت ہو۔تیرے پاس تو وہ چند دنوں کا مہمان ہے۔عنقریب تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔

(ابن ماجہ ص۱۴۵، کنز العمال ج۱۶ ص۱۴۲)

۲۳...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: اے عورتوں کی جماعت! اگر تم جان لو کہ تم پر تمہارے شوہروں کا کیا حق ہے تو سخت گرمی میں بھی عورتیں اپنے شوہر کے چہرے سے غبار صاف کرنے لگ جائیں۔

(ابن ابی شیبہ ج۹ ص۳۲۳)

۲۴...... عمرو بن الحارث بن المصطلق فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سخت ترین عذاب دو انسانوں کو ہوگا۔ (۱)وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے۔ (۲)وہ امام جس سے (غیر شرعی امور کے ارتکاب کی وجہ سے) لوگ ناراض ہوں۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ ص۳۲۳)

۲۵...... عبداللہ الحارث فرماتے ہیں کہ تین شخصوں کی پڑھی ہوئی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی۔ (۱)وہ امام جس سے لوگ ناراض ہیں۔ (۲)وہ عورت جو شوہر کی نافرمان ہے۔ (۳)وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ جائے۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ ص۳۲۳)

۲۶...... حضرت حمید اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں۔ اہل مدینہ جب اپنی بچیوں کی رخصتی کرتے تھے تو حضرت عائشہؓ کے پاس آتے اور ان کو گھر پر آنے کی دعوت دیتے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ تشریف لے جاتیں۔ ان بچیوں کے سر پر ہاتھ رکھتیں۔ ان کے لئے دعا فرماتیں اور ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتیں کہ اللہ کا خوف رکھنا اور شوہر کا حق ادا کرنا۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ص۳۲۳)

۲۷...... حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے برص والے شوہر کے ناک کو تاحیات صاف کرتی رہے۔ تب بھی اس نے اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کیا۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ص۳۲۶)

۲۸...... حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہماری طرف خط لکھا کہ کوئی بھی عورت شوہر کی موجودگی میں شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ص۳۲۷)

۲۹...... حضرت جعدہ بن ہبیرہ جب اپنی کسی بچی کا نکاح کرتے اس کو خلوت میں جا کر نصیحت فرماتے اور کہتے برے اخلاق سے بچنا اور شوہر کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ (ابن ابی شیبہ ج۹ص۳۳۰)

۳۰...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل جاتی ہے۔ اس پر ہر وہ چیز جس پر سورج و چاند کی روشنی پڑتی ہے وہ لعنت کرتے ہیں شوہر کے راضی ہونے تک۔

(کنز العمال ج۱۶ص۱۶۶)

۳۱...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق بیوی پر اس کے شوہر کا ہے۔

(کنز العمال ج۱۶ص۱۴۱)

۳۲...... حضرت عامر الاشعری فرماتے ہیں اگر شوہر برص کی بیماری میں مبتلا ہو اور اس کے ناک کے ایک سوراخ سے خون بہہ رہا ہو اور دوسرے سوراخ سے پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی ان کو صاف کرتی رہے تو اس نے پھر بھی شوہر کا حق ادا نہیں کیا۔ (کنز العمال ج۱۶ص۱۴۳)

۳۳...... حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے۔ شوہر کی خوبیوں کا تذکرہ کرتی رہے۔ شوہر کے مال میں اور ذات میں خیانت نہ کرے تو جنت میں اس عورت اور شہداء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا۔ اگر اس کا شوہر مومن ہے۔ اچھے اخلاق کا مالک ہے۔ تو وہ عورت اس کی جنت میں بیوی ہوگی۔ ورنہ اللہ پاک اس عورت کا نکاح جنت میں شہداء سے کرادیں گے۔

(کنز العمال ج۱۶ص۱۴۳)

۳۴...... حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ حضور ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول میں عورتوں کی طرف سے قاصد بن کر آئی ہوں کہ مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی وجہ سے، مریض کی عیادت کرنے کی وجہ سے، نماز جنازہ میں حاضر ہونے کی وجہ سے، حج وعمرہ میں شرکت اور جہاد کرنے کی

وجہ سے ہم سے نیکیوں میں سبقت کر گئے۔ آپ ہمیں کوئی ایسا عمل بتائیں کہ ہم ان کے برابر ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے یہ بات سن کر فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور عورتوں کو بتادو کہ تمہارا اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور شوہر کو راضی رکھنا اور شوہروں کی بات مان کر چلنا ان تمام مذکورہ عبادات کے برابر ہے۔

(کنزالعمال ج۱۶ص۱۷۱)

۳۵...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کے لئے دو پردے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) شوہر۔ (۲) قبر۔ آپ ﷺ سے پوچھا ان میں زیادہ پردہ کی کون سی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قبر۔ (المعجم الصغیر ص۳۹۲)

۳۶...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو پرہیزگاری کے بعد سب سے بہتر شئے نیک بیوی دی گئی ہے۔ اگر وہ اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے۔ اگر دیکھے تو خوش ہو۔ اگر اس پر قسم اٹھائے تو پوری کرے اور اگر وہ اس کے پاس نہ ہو تب بھی اپنی جان کے معاملے میں اس کے ساتھ مخلص ہو۔ (المعجم الکبیر ج۵ص۲۶۱)

۳۷...... آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ارشاد فرمایا۔ شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ شوہر کے بستر پر بیٹھنے سے اس شخص کو روکے کہ جس کو شوہر ناپسند کرتا ہو اور اس شخص کو ہرگز گھر میں آنے کی اجازت نہ دیں۔ جس کو شوہر ناپسند کرے۔ (ابن ماجہ ص۱۳۳)

۳۸...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر شوہر کے پاؤں سے لے کر سر تک پھوڑے ہی پھوڑے نکلیں اور سارا جسم پیپ سے ناپاک ہو جائے۔ بیوی آ کر اس کے سارے جسم کو صاف کرے تو بھی اس نے اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کیا۔

(کنزالعمال ج۱۶ص۱۴۱)

۳۹...... حضرت عبداللہ بن محصن اپنی پھوپھی سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس کسی کام کے لئے گئی جب کام ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو شوہر والی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کے ساتھ معاملات میں کس طرح پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اپنے شوہر کے ساتھ حتیٰ الامکان حسن سلوک سے پیش آتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھ لو تیرا شوہر تیرے لئے جنت بھی ہے اور جہنم بھی ہے۔ (کنزالعمال ج۱۶ص۲۳۳)

۴۰...... حضرت سفیان ثوری ؒ اسماعیل بن امیہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن المسیب ؒ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر آئے۔ حضرت ابن المسیب نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کی پرواہ نہیں کرتی اور شوہر کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتی۔ قیامت کے دن اللہ پاک اس کی طرف

رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ حضرت ابن المسیب ؒ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت کے شوہر نے قسم اٹھائی جو بیوی کے معاملات کے متعلق تھی اور بیوی نے اس کو پورا نہیں کیا تو اس کی ستر نمازوں کا ثواب ختم ہو جائے گا۔ (کنزالعمال ج۱۶ص۲۳۳)

۴۱...... ابوادریس الخولانی ؒ کہتے ہیں کہ جب معاذؓ یمن تشریف لائے۔ان کو ایک عورت نے کہا۔ اے معاذؓ آپ کو ہماری طرف کس نے بھیجا؟ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے بھیجا ہے۔عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد! آپ ہمیں حدیثیں کیوں نہیں بیان فرماتے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا جو آپ سوال کرنا چاہتی ہو کرلو۔عورت نے کہا آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ شوہر کے بارے میں اللہ سے ڈرتی رہو اور شوہر کی اطاعت اور اس کی بات سنتی رہو۔عورت نے پھر سوال کیا۔شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟اس لئے کہ میں اپنے بوڑھے والدین کو گھر چھوڑ کر آتی ہوں۔اس پر حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تو گھر جائے اور اپنے شوہر کو اس حال میں پائے کہ اس کو برص کی بیماری نے اتنا شدید حملہ کیا ہے کہ اس کا ناک بھی پھٹ گیا ہے اور اس کے ناک کے دونوں سوراخوں سے پیپ اور خون بہہ رہا ہے اور تو نے اس کو صاف کرنا شروع کر دیا تو اس کے حق کو ادا کرنے کے لئے یاد رکھ! تو نے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کیا۔

(کنزالعمال ج۱۶ص۲۳۳)

۴۲...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی تابعدار و مطیع ہو،اس کے لئے استغفار کرتے ہیں پرندے ہوا میں،مچھلیاں دریا میں اور فرشتے آسمانوں میں اور درندے جنگلوں میں۔

(بحرالمدید ج۳ص۲۵۰)

۴۳...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حوریں افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا نماز پڑھنے کی وجہ سے روزے رکھنے کی وجہ سے اور عبادت کرنے کی وجہ سے اور اپنے شوہروں کی اطاعت کرنے کی وجہ سے۔ (بحرالمدید ج۳ص۲۵۰)

۴۴...... حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک بار اپنی کسی بیٹی کو فرمایا۔ میں اس بات پر ناراض ہو جاتا ہوں کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی شکایت کرے۔ (درالمنثور ج۲ص۲۷۳)

۴۵...... حضرت عبدالرحمن بن شبلؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فساق اہل النار میں سے ہیں۔حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں۔ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ہماری مائیں،بہنیں،بیویاں بھی تو عورتیں ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔لیکن جب ان کو دیا جاتا ہے تو شکریہ ادا نہیں کرتیں اور جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتی ہیں تو صبر نہیں کرتیں۔

(درالمنثور ج۲ص۲۷۳)

سچائی نجات دہندہ ہے اور جھوٹ ہلاک کنندہ

محمد وسیم اسلم

انسان خیر اور شر دونوں کا مجموعہ ہے۔ اسی لئے ہر انسان میں اچھی اور بری دونوں طرح کی خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ اگر اچھی صفات نمایاں ہوں تو انسان بظاہر نیک لوگوں میں شمار ہوتا ہے اور اگر بری صفات نمایاں ہوں تو اس کا شمار برے لوگوں میں ہوتا ہے۔ ایسا ہی کچھ حال بنوامیہ کے عبدالملک بن مروان کی طرف سے مقرر کئے گئے گورنر حجاج بن یوسف کا ہے۔ جس کے نام سے شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو ناواقف ہو۔ چنگیز خان اور ہلاکو خان کے بعد ظالم، جابر، سفاک، رحم دل، جفاگر اور ستم گر، اگر کسی شخص کو کہا جاسکتا ہے تو وہ حجاج بن یوسف ہے۔ ان ہی اوصاف قبیحہ کی بنا پر حجاج کا شمار تاریخ کے ظالم ترین لوگوں میں ہوتا چلا آرہا ہے اور تا صبح قیامت ان ہی اوصاف سے گردانا جائے گا۔ اس کے برعکس حجاج میں کچھ ایسی صفات بھی موجود تھیں جن کا شمار اوصاف حمیدہ کے بغیر کرنا شاید قرین انصاف کے منافی ہو۔

ذیل میں ایک واقعہ ذکر کیا جاتا ہے جو حجاج کی اچھی خوبی کو ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ اصل اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سچائی ہی وہ واحد راستہ ہے جو نجات، امن، راحت اور مسرت کا باعث ہے۔ واقعہ ملاحظہ فرمائیں: ’’ایک باغی گروہ کے افراد حجاج بن یوسف کے سامنے پیش ہیں۔ فرداً فرداً ہر ایک کا معاملہ پیش ہوتا ہے۔ وہ جرح قدح کے بعد فیصلے سناتا جارہا ہے۔ اکثریت کے لئے سزائے موت کے احکام نے مجلس پر ایک پر ہیبت سناٹا اور سکوت طاری کررکھا ہے۔

اس صورت حال میں ایک نوجوان دربار میں پیش ہوا۔ جرم ثابت ہوا۔ حجاج بن یوسف نے اس کے لئے بھی سزائے موت تجویز کی۔ نوجوان نے کہا: مجھے اس سزا کی پرواہ نہیں۔ ہاں! البتہ میرا ایک حق آپ کے اوپر ہے۔ کیا میرا وہ حق میری موت سے پہلے ادا کردیا جائے گا؟۔

حجاج نے بغور اسے گھورتے ہوئے پوچھا کہ: مجھ پر تمہارا کیا حق ہے؟

نوجوان نے کہا: آپ کا فلاں دشمن ایک دن کچھ ایسی باتیں کررہا تھا جیسی دشمن کیا کرتے ہیں۔ ان میں کچھ باتیں اس نے ایسی بھی کہیں جنہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ آپ پر تہمت ہیں۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ بہادر دشمن بنو۔ تہمت اور سب وشتم شرفاء کا طریق کار نہیں۔ کیا آپ کے پیٹھ پیچھے آپ کی طرف داری کرنا ایسا سلوک نہیں جس کی کچھ مکافات ہو؟

حجاج نے کہا: تم شریف دشمن معلوم ہوتے ہو۔ رذیل دوست سے شریف دشمن بہرحال بہتر ہوتا

ہے۔تمہاری اس نیکی کا واقعی حق ہے۔اس اچھے کام کی جزا تمہیں ملنی چاہئے۔لیکن یہ مجھے کیسے یقین آئے گا کہ واقعی تم نے یہ نیک کام کیا بھی ہے؟

اس پر نوجوان نے دیگر مجرموں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ میرا گواہ ہے۔

حجاج نے دوسرے مجرم سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا: کیوں بھئی! یہ سچ کہتا ہے؟ اس مجرم نے کہا: ہاں! سچ کہتا ہے۔اس نے آپ کے دشمن کو غیبت،تہمت اور دشنام دہی سے واقعی منع کیا تھا۔

حجاج نے اسی مجرم سے پوچھا کہ: کیا تم نے بھی اس کی تائید کی تھی؟ اس نے کہا: نہیں!

حجاج نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: اس واسطے کہ میں تمہیں مبغوض سمجھتا تھا۔اس سے بھی زیادہ سب وشتم کا اہل گردانتا تھا جتنا کہ وہ شخص کہہ رہا تھا۔

حجاج بن یوسف نے حکم دیا کہ: ان دونوں کو رہا کر دیا جائے۔پہلے نوجوان سے کہا: تمہیں تمہارے حق کی بناء پر آزاد کیا جاتا ہے۔دوسرے سے کہا: تمہیں راست بیانی وحق گوئی کی وجہ سے رہا کیا جاتا ہے۔

اس واقعہ کی بناء پر عربی زبان میں یہ ضرب المثل رائج ہوگئی۔کسی کی زبان سے یہ کلمہ نکلا اور پھر زبان زدعام ہوگیا: ''اذا کان الکذب ینجی الصدق انجی'' ﴿اگر جھوٹ نجات دہندہ ہے تو سچائی اس سے بدر جہازائد نجات دہندہ ہے۔﴾

اصل حقیقت تو وہی ہے جو امام المرسلین وخاتم النبیین اور صادق ومصدوق ﷺ اس سے بھی پہلے فرماگئے۔''الصدق ینجی و الکذب یھلک'' ﴿سچائی نجات دہندہ ہے اور جھوٹ ہلاک کنندہ۔﴾

مولانا سید ریحان احمد شاہ عباسی کا وصال

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے معروف عالم دین،خاندان سادات عباسیہ کے چشم وچراغ مرکزی جامع مسجد ٹوبہ کے امام وخطیب سید ریحان احمد شاہ ۱۷راگست بروز جمعرات بوقت صبح صادق اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم ایک عرصہ تک عالمی مجلس کے معاون محب رہے۔نیک سیرت ملن ساز مہمان نواز بہترین عالم خطیب اور عامل تھے۔تقریباً نصف صدی مرکزی جامع مسجد کی خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۲راگست کو ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے چاردن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیرعلاج رہ کر اللہ کو پیارے ہوئے۔اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین!عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ضلع ٹوبہ کے تمام مدارس دینیہ جامعہ ربانیہ،حسینؓ ابن علیؓ پھلور،العصر پیرمحل،امدادالعلوم رجانہ۔جامعہ امدادیہ گوجرہ نیم والی مسجد،جامعہ نعمانیہ کمالیہ فیض القرآن،حسنؓ بن علیؓ ٹوبہ میں قرآن خوانی اور دعاء مغفرت کروائی گئی قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ عارف والا

مولانا اللہ وسایا

آپ عارف والا میں ۶/اگست ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی میاں عبدالستار تھا۔ قیام پاکستان کے وقت جالندھر سے ساہی وال چک ۶/۸۵ آر میں آکر سکونت اختیار کی۔ آپ کی تبلیغی جماعت سے مثالی وابستگی تھی۔ آپ رائے ونڈ میں مقیم حضرات میں شامل تھے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ ملائشیا تشریف لے گئے۔ تو اس دوران گاؤں میں مولانا حافظ عبدالوہاب کی پیدائش ہوئی۔ پاکستان بننے کے ساتھ جامعہ رشیدیہ ساہی وال قائم ہوا۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے بانی تھے۔ جامعہ میں ایک استاذ حضرت حافظ نذر محمد رحمۃ اللہ علیہ شعبہ حفظ وقرأت سے وابستہ تھے۔ ان کا وجود بھی بانی جامعہ کی طرح جامعہ کے لئے تحفہ خداوندی تھا۔ وہ چلتے پھرتے مقبول بارگاہ الٰہی لوگوں میں شامل تھے۔ ان کے ہاں بلاشبہ سیکڑوں طلباء نے کلام الٰہی کے حفظ کی سعادت حاصل کی۔ مولانا عبدالوہاب جب سن شعور کو پہنچے تو جامعہ رشیدیہ میں ہی حضرت حافظ نذر محمد کے ہاں قرآن مجید حفظ کیا۔

ان دنوں رشیدیہ ہائی سکول بھی جامعہ کے ساتھ تھا۔ جس کو ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کی پاداش میں سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔ مولانا عبدالوہاب نے رشیدیہ ہائی سکول میں بھی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ رشیدیہ میں درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی محمد مقبول رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اساتذہ میں شامل تھے۔ فراغت کے بعد گگو منڈی ضلع پاکپتن، فیصل آباد، سندھ کے بعض علاقوں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

فروری ۱۹۸۲ء میں مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں بطور مدرس کے تشریف لائے۔ ان دنوں فاروقیہ مدرسہ کے مہتمم جناب صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس دور میں جامع مسجد فاروقیہ کے خطیب حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھے۔ ان حضرات کی نگرانی میں آپ نے تعلیم وتعلم کا آغاز کیا۔ حق تعالیٰ نے آپ کی اخلاص بھری کاوشوں کو اس طرح ثمر بار کیا کہ ۱۹۹۰ء میں مستقل طور پر مدرسہ عربیہ فاروقیہ کا تدریس کے ساتھ اہتمام بھی آپ کو منتقل کر دیا گیا۔

ادھر مولانا عبدالرحیم اشعر نے اپنی مصروفیات وعوارض کی بنیاد پر فاروقیہ مسجد کی خطابت بھی آہستہ

آہستہ مولانا عبدالوہاب کو منتقل کردی۔ آپ اپنی سلامت روی اور خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر تمام مفوضہ امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تندہی سے ایسے منہمک ہوئے کہ مدرسہ و جامع مسجد فاروقیہ نے علاقہ میں ایک کامیاب ونمایاں مقام حاصل کرلیا۔ مولانا عبدالوہاب ؒ عمر بھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیۃ علماء اسلام، تبلیغی جماعت سے وابستہ رہے۔ ہر دینی تحریک میں آپ کا قائدانہ کردار رہا۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ ۶؍اگست کو وصال فرمایا۔ اگلے روز فٹ بال گراؤنڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے آپ کا نماز جنازہ پڑھایا۔ مولانا عبدالوہاب کے صاحبزادہ مولانا مفتی عبیداللہ کو مدرسہ و مسجد کی انتظامیہ نے آپ کا جانشین مقرر کیا۔ مدرسہ فاروقیہ کے مہتمم اور جامعہ مسجد فاروقیہ کے آپ خطیب مقرر کردیئے گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب کریں۔ اس خطہ کے لئے ان کو وجود عطیہ الٰہی تھا۔ وہ بہت معتدل طبیعت اور گہری مثبت سوچ رکھنے والے عالم ربانی تھے۔

جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری ؒ

آپ حافظ آباد میں ۱۸؍اگست ۲۰۱۸ء کو وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حافظ عبدالوہاب جالندھری ؒ کی پیدائش ۱۹۴۵ء میں جالندھر میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی ہومیو ڈاکٹر غلام محمد، حافظ آباد میں قیام پاکستان کے بعد مقیم ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب بنیادی طور پر مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تو آپ حافظ آباد میں اس کے سربراہ تھے۔ ونیکے روڈ حافظ آباد میں جامعہ اشرفیہ میں دفتر قائم کیا۔ جو آج تک سرگرم عمل ہے۔ جامعہ اشرفیہ میں شیخ الاسلام حضرت بنوری ؒ کے شاگرد رشید مولانا محمد الطاف الرحمن تشریف لائے۔ آپ ایک نڈر اور بے باک عالم دین اور جمعیۃ علماء اسلام کے نامور رہنما تھے۔

جامعہ اشرفیہ میں قاری فرحت اللہ پانی پتی کے پاس حافظ عبدالوہاب نے قرآن مجید حفظ کیا۔

آپ کے والد گرامی ڈاکٹر غلام محمد مسلکی اعتبار سے اہل حدیث تھے۔ حافظ عبدالوہاب بھی والد گرامی کے وصال کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مقرر ہوئے۔ اپنے والد گرامی کی طرح حضرت مولانا الطاف الرحمن کی زیر قیادت ختم نبوت کے لئے ضلع بھر میں خدمات سرانجام دینے لگے۔ حافظ آباد میں محلہ کی اہل حدیث مسجد کے خطیب بھی مقرر ہوگئے۔ آپ انتہائی بہادر اور متحرک انسان تھے۔ انتظامیہ کے رابطہ میں رہتے تھے۔ والد گرامی کی طرح اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے آپ کی گراں قدر بہادرانہ خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ اپنے حلقہ میں ختم نبوت کے محاذ پر جرأت و بہادری کا نشان تھے۔ بے لوث خدمات سے شہر و علاقہ میں آپ کو احترام کا مقام حاصل تھا۔ گزشتہ چند دنوں سے کمزوری نے

آن گھیرا۔ تمام ٹیسٹ مثبت تھے۔ لیکن کھانے کا اشتہاء ختم ہوگیا۔ اس سے بہت کمزور ہوگئے۔ وقت موعود آن پہنچا تو اللہ رب العزت کے حضور چل دیئے۔

حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں۔ آخری وقت ذکر الٰہی اور تلاوت کرتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔ حسن خاتمہ قابل رشک تھا۔ اہل حدیث عالم دین نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ چاروں مسالک کے علماء کرام اور عوام کی جنازہ میں بھرپور حاضری تھی۔

مولانا عبیداللہ بہلوی ؒ شجاع آباد

آپ شجاع آباد میں ۱۳؍ اگست ۲۰۱۸ء کو انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

یادگار اسلاف حضرت مولانا عبداللہ بہلوی ؒ کے پوتے اور پیر طریقت مولانا عبدالحی بہلوی کے صاحبزادہ تھے۔ آپ نے اپنے والد گرامی کے بعد ان کے منصب کو سنبھالا اور خانقاہ بہلویہ کی دینی و روحانی خدمات کو آگے بڑھایا۔ اپنے والد گرامی اور دادا مرحوم سے وابستہ تمام حلقہ خانقاہ کی روحانی تربیت کے لئے مثالی اور بے لوث خدمات سرانجام دیں۔ بہت ہی صالح طبیعت پائی تھے۔ دنیوی جھمیلوں سے بالا طاق صرف اور صرف خانقاہی نظام سے وابستہ رہے۔ آپ نے ناتگ شاہ کے قریب ٹاؤن میں جامع مسجد، مدرسہ اور خانقاہ بہلویہ بھی قائم کی۔ جو اس وقت مینارہ نور ہے۔

کچھ عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے کہ آخرت کا بلاوا آگیا۔ سب کچھ چھوڑ کر حق تعالیٰ کے حضور ''راضیۃ مرضیۃ'' کا عملی نمونہ ہوگئے۔ اگلے دن جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں آپ کا جنازہ ہوا۔ جو وفاق المدارس کے صوبائی ناظم شیخ الحدیث مولانا محمد زبیر صدیقی نے پڑھایا۔ جنوبی پنجاب کے علماء و مدرسین کی بڑی تعداد جنازہ میں موجود تھی۔ عوام کا بھی خاصہ رش تھا۔ اپنی قائم کردہ خانقاہ شریف میں ابدی نیند سوگئے۔ حق تعالیٰ بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب ہو۔

جلسہ ختم نبوت و دستار فضیلت اوکاڑہ

۵ جولائی بعد نماز عشاء مدرسہ مسجد فاروقیہ محلہ صمد پورہ اوکاڑہ۔ تلاوت ونعت حافظ محمد عثمان، مولانا اشرف علی وٹو نعت اور مولانا غلام محمود انور، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی قاری عبدالکریم قاسم کے بیانات ہوئے۔ انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ ۶ جولائی کی صبح جامع مسجد مدنی چک نمبر ون فور ایل اوکاڑہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فجر کا درس دیا۔ مسجد کی انتظامیہ نے ناشتہ کا اہتمام کیا۔ جامع حسینیہ قاری سید رمضان شاہ نے کھانے سے تواضع کی۔

خوش خبریاں

مولانا اللہ وسایا

گزشتہ ایک ماہ کے دوران حق تعالیٰ نے اسلامیان وطن کو بہت سی خوش خبریوں سے سرفراز فرمایا۔

ا...... آپ جانتے ہیں کہ اسرائیل سے کسی مسلم ملک کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ لیکن عرصہ سے وہاں قادیانی جماعت کا دفتر ہے۔ قادیانی جماعت کے افراد اسرائیلی فوج میں شامل ہیں۔ قادیانی جماعت کو اسرائیلی حکومت کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ قادیانیوں نے کبابیر اسرائیل میں آل عودہ کے ایک شخص کو زیر دام کیا۔ قادیانی چینل عربی لندن کے انچارج بھی اسرائیلی قادیانی تھے۔ پہلے عودہ خاندان کے کئی افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ ان اسلام قبول کرنے والوں میں حسن عودہ، اور پھر ہانی طاہر بھی شامل تھے۔ ہانی طاہر نے مرزا قادیانی کی عربی دانی کو موضوع تحقیق بنایا۔ تحقیق سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مرزا قادیانی کی کتاب ''اعجاز المسیح'' جسے وہ اعجاز قرار دیتا ہے۔ قصیدہ اعجازیہ یا اعجاز احمدی کتابوں میں ان گنت صرف ونحو کی غلطیاں ہیں۔ یہ اعجاز تو در کنار معیار بلاغت سے بھی اتنی کوسوں دور ہیں جتنے گدھے کے سر سے سینگ۔ یاد رہے کہ مولانا سید غنیمت حسین مونگیری، مولانا قاضی ظفرالدین، پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور، مولانا اصغر علی روحی لاہوری، مولانا محمد علی مونگیری نے مرزا قادیانی کے زمانہ میں مرزا کے اعجاز کے پرخچے اڑائے۔ مقابلہ میں عربی جوابی قصائد لکھے گے۔ مولانا حکیم میر محمد ربانی نے بھی مرزا کے قصیدہ کا جواب لکھا۔ عرصہ ہوا ان سب حضرات کے قصائد کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتساب قادیانیت جلد ۵۹ میں یکجا شائع کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ پر قربان کہ حال ہی میں فلسطین کے قادیانی ہانی طاہر نے مرزا کے اس قصیدہ پر تحقیق کی تو مرزا قادیانی کی عربی دانی کے دعویٰ کو نہ صرف باطل ومردود، فضول و یاوہ خائی قرار دیا۔ بلکہ خود بھی مرزا قادیانی اور قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگیا۔ پھر قادیانیت کے رد میں تیغ بۂ اں کی طرح کاری وار کیے۔ ان کی تبلیغ سے کئی قادیانی مسلمان ہوئے۔ قادیانی چیف گرو مرزا مسرور نے ہانی طاہر کے جواب کے لئے فلسطین کے قادیانی عکرمہ نجمی کو جو قادیانی عبادت گاہ لندن کا نائب تھا کی ڈیوٹی لگائی۔ قدرت کے کرم کو دیکھئے کہ جب مرزا قادیانی کی عربی دانی کو عکرمہ نجمی نے جانچا۔ تو مرزا قادیانی کو قدیم عربی قصائد سے چوری کرنے والا، سارق اور قذاق پایا۔ پس یہ بھی اسی ماہ قادیانیت سے تائب ہوگئے۔

۲...... اس ماہ میرپور خاص سندھ جامع مدینہ مسجد شاہی بازار کے نوجوان عالم دین و بے باک خطیب مولانا حفیظ الرحمن فیض کے ہاتھ پر ا...... جناب اسحاق میرانی، ۲...... مسمات فضیلت زوجہ محمد اسحاق میرانی،

۳...... اقصیٰ بنت محمد اسحاق میرانی، ۴...... ماہ نور بنت اسحاق میرانی، ۵...... پروین بنت محمد اسحاق میرانی قادیانیت نے پر چار حرف ڈال کر علیٰ رؤس الاشہاد اسلام قبول کرلیا۔

۳...... اسی ماہ ۳۰ جولائی کو قادیانی جماعت محمود آباد جہلم کے دو خاندانوں کے گیارہ افراد نے قادیانیت ترک کر کے جامعہ تعلیم الاسلام حنفیہ جہلم کے مفتی حضرت مولانا محمد شریف کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ۱...... ملک عزیز احمد بن محمد سلیم، ۲...... شاہدہ پروین زوجہ ملک عزیز احمد، ۳...... مصباح بشریٰ دختر ملک عزیز احمد، ۴...... صالحہ عزیز دختر ملک عزیز احمد، ۵...... بشارت احمد ملک بن ملک عزیز احمد، ۶...... ملک ظفر اللہ خان بن ملک محمد اسماعیل، ۷...... امۃ اللہ زوجہ ملک ظفر اللہ خان، ۸...... رضوانہ ثروت دختر ملک ظفر اللہ خان، ۹...... حبہ البشریٰ دختر ملک ظفر اللہ خان، ۱۰...... عثمان عمر بن ملک ظفر اللہ خان، ۱۱...... عدنان احمد بن ملک ظفر اللہ خان۔ یاد رہے کہ محمود آباد میں قادیانی جماعت کی کسی زمانہ میں اجارہ داری تھی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے عوامل میں ایک یہ بھی تھا کہ یہاں مرزائے قادیان کی رائل فیملی کے ایک فرد کی فیکٹری ہے جس سے مسلمانوں پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جرح کے دوران چھٹی کے دنوں مرزا ناصر یہاں محمود آباد آ کر تھکاوٹ دور کرتا تھا۔ پھر ایک وقت آیا کہ اسی محمود آباد کے جناب پروفیسر مرزا منور مسلمان ہوئے۔ پھر ہوتے ہوتے ۲۹ قادیانی مسلمان ہوگئے۔ جس گاؤں میں قادیانی اجارہ تھی اب وہاں یادگار اسلاف حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی ؒ کے جانشین مولانا قاری خبیب احمد ؒ کے زمانہ میں جامعہ حنفیہ جہلم کی وہاں شاخ کے طور پر مدرسہ قائم ہے۔ مسجد و مدرسہ بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اس وقت ان کا اہتمام صاحبزادہ مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں ہے۔ اب اسی گاؤں کے ۱۱ متذکرہ بالا افراد نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا۔

۴...... کوثر بیگم زوجہ لیاقت، دختر محمد صدیق عمر ۴۷ سال چھنی قریشیاں چناب نگر (حال رہائش جرمنی) نے جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا۔

۵...... کوٹ قاضی نزد چناب نگر کے جناب محمد جاوید ان کی اہلیہ حلیمہ اور بچوں سمیت پانچ افراد نے قادیانی ترک کر کے اسلام قبول کرلیا۔ جناب برادر الیاس اور جناب ماسٹر عبدالقیوم عاصم نے ان کو جا کر مبارکباد پیش کی۔

۶...... اسی طرح ایک اور گھرانہ کے چھ افراد نے بھی قادیانیت ترک کردی ہے۔ جس کی عنقریب تفصیل گوش گزار ہوگی۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ گم کردہ راہ لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں کہ قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ہو۔ تاکہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچے۔

سرکاری ملازمین کی مذہبی شناخت کیوں ضروری ہے؟

جناب غلام نبی مدنی

۴ر جولائی ۲۰۱۸ء کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ختم نبوت حلف نامے کے حوالے سے تفصیلی فیصلہ دیا۔ جس میں فاضل جج نے حکومت اور دیگر سیاست دانوں کو تجاویز دیں کہ وہ پاکستان کے آئین کے تناظر میں ختم نبوت اور دیگر مقدس عقائد کی حفاظت کرے۔ منکرین ختم نبوت قادیانی جو آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں ان کے حوالے سے فاضل جج نے کہا کہ وہ اپنی شناخت چھپا کر پاکستان کے اہم اداروں اور اہم پوسٹوں پر براجمان رہتے ہیں۔ جس سے مسلمان اکثریت کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس کے لئے جسٹس صدیقی نے کہا قادیانیوں کی پاکستان میں تعداد ابھی تک واضح نہیں۔ محکمہ شماریات کی تعداد اور نادرا کی تعداد میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ جسٹس صدیقی نے کہا کہ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت پاکستان اور نادرا ہر پاکستانی شہری کی مذہبی شناخت معلوم کرے۔ سرکاری اداروں میں ملازمت کرنے والے افراد سے خصوصی طور پر مذہبی شناخت کا حلف نامہ لیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئین پاکستان کے تحت کسی کو مذہبی شناخت چھپانے کا حق نہیں۔

پاکستان میں مذہبی شناخت چھپانے کا معاملہ قیام پاکستان سے سامنے آیا۔ جب قادیانی اپنے مذہب کو چھپا کر پاکستان کے اہم اداروں میں اعلیٰ عہدوں تک پہنچتے رہے۔ جس کا اندازہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ جس نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھا کہ ان کے ہاں قائداعظم مسلمان نہیں تھے۔ آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تحت پاکستان کی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم ڈیکلئیر کر رکھا ہے۔ بعد ازاں ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر ضیاء الحق نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کو مسلمانوں کے شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا۔ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا اختلاف سرور دو عالم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہے۔ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو معاذ اللہ نبی کہتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ نے بھی بیان کر دیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے نمائندے نے قومی اسمبلی میں اقرار کیا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا ہم اسے مسلمان نہیں سمجھتے۔ جس پر ایوان ہکا بکا رہ گیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے باوجود پاکستان دیگر اقلیتوں کی طرح آئین کے تحت دیئے گئے قادیانیوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

ان کی جان ومال کی حفاظت ریاست پاکستان کی ذمہ داری ہے۔لیکن دوسری طرف قادیانیوں کی جانب سے ہمیشہ آئین پاکستان کی خلاف ورزیاں کی جاتی رہیں۔چنانچہ آئین کے تحت قادیانی خودکو مسلمان نہیں کہہ سکتے ،اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے ،کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا استعمال نہیں کرسکتے ،پاکستان کے سرکاری اداروں میں اعلیٰ عہدوں تک نہیں جاسکتے۔دیگر اقلیتوں کی طرح سرکاری ملازمتوں میں صرف اقلیتی مخصوص کوٹے پر جاسکتے ہیں۔لیکن بدقسمتی سے قادیانی ان تمام قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔سرکاری ملازمتیں بھی حاصل کرتے ہیں اور اعلیٰ عہدوں تک بھی پہنچتے ہیں۔جسٹس صدیقی کے حالیہ فیصلے میں یہ بھی لکھا ہے کہ پرویز مشرف کے سابق پرنسپل سیکرٹری طارق عزیز قادیانی تھے۔جسٹس صدیقی نے کہا کہ پاکستان کے کتنے لوگوں کو معلوم تھا کہ اسلامی ملک کے صدر کا سیکرٹری قادیانی ہے۔

حیرت اس بات پر ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ اراکین کے لئے ختم نبوت حلف نامہ ضروری ہوتا ہے۔مگر دیگر سرکاری اداروں کے لئے نہیں۔ جب کہ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے ’’ظہیرالدین بنام سرکار‘‘ نامی فیصلے میں بھی کہا ہے کہ قادیانی شناخت نہیں چھپاسکتے۔مسلمانوں کی مذہبی شعائر استعمال نہیں کرسکتے۔یہی بات اسلام آبادہائی کورٹ کے جسٹس صدیقی نے لکھی ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ آج تک سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل نہیں کیا گیا۔جس کی وجہ سے قادیانیوں کی جانب سے مسلسل آئین کی خلاف ورزی ہورہی ہے اور اعلیٰ عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں۔جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ قادیانی سرکاری عہدوں کو اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔حالاں کہ یہی قادیانی آئین پاکستان کو بھی نہیں مانتے۔ان کے مطابق۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ غلط ہے۔اسی بات کو لے کر قادیانی بیرونی دنیا میں پاکستان کے خلاف منفی باتیں اور پروپیگنڈہ کرتے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں۔غور طلب بات یہ ہے کہ پاکستان میں کئی اقلیتیں رہتی ہیں،ان میں سے آج تک کسی اقلیت نے اپنی شناخت چھپائی اور نہ خودکو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں والے فوائد سمیٹے۔صرف قادیانی ہیں جو خودکو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں والے فوائد حاصل کرتے ہیں۔اس لئے نہ صرف اسلام آبادہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ بلکہ اس سے قبل سپریم کورٹ کا فیصلہ ’’ظہیرالدین بنام سرکار‘‘ عین قانون کے مطابق ہیں۔جن پر عملدرآمد کرانا حکومت وقت کا کام ہے۔مگر افسوس کہ پاکستان کی نگران حکومت کے وزیر اطلاعات ونشریات بیرسٹر علی ظفر نے۱۰رجولائی ۲۰۱۸ء کو اسلام آباد میں اقلیتوں کے ایک سیمینار میں خطاب کے دوران کہا کہ اسلام آبادہائی کورٹ کا یہ کہنا کہ سرکاری ملازمین کے لئے شناخت بتانا ضروری ہے یہ خلاف قانون ہے۔حکومت اسے چیلنج کرے گی۔ان کا مزید کہنا تھا کہ حکومت کو شہریوں میں مذہب کے اعتبار سے فرق نہیں کرنا چاہئے۔نگران حکومت کے وفاقی وزیر کی یہ باتیں دراصل خود خلاف آئین ہیں۔

آئین میں جب لکھا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ مسلمانوں والے شعائر استعمال نہیں کر سکتے تو پھر کیسے کہا جا سکتا کہ سرکاری ملازمین کے لئے مذہبی شناخت بتانا کوئی ضروری نہیں۔ اگر یہ بات درست مان لی جائے تو پھر تو مبینہ طور پر مذہبی شناخت چھپا کر پاکستان کا وزیر اعظم یا صدر غیر مسلم بن سکتا ہے۔ جو یقیناً خلاف آئین ہے۔ اراکین اسمبلی اور سینٹ کے لئے ختم نبوت حلف نامہ بھی ضروری نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں کہ ختم نبوت حلف نامہ بھی دراصل مذہبی شناخت بتانا ہوتا ہے۔ مذہبی شناخت چھپانے سے سب سے بڑا نقصان پاکستان کی اکثریتی آبادی کو ہوتا ہے جو مسلمان ہیں کہ ان کے حقوق پر غیر مسلم مذہبی شناخت چھپا کر قابض ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بیرسٹر علی ظفر کے اس بیان سے براہ راست فائدہ قادیانیوں کو پہنچتا ہے کہ پاکستان میں صرف یہی وہ اقلیت ہے جو اپنی شناخت چھپاتی ہے۔ مسلمانوں کا روپ دھار کر عام لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ پھر مذہبی شناخت اگر ضروری نہ ہو تو اس سے نظریہ پاکستان پر بھی زد پڑتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ دو قومی نظریہ بھی تو مذہبی شناخت ہی تھا جس کی بنیاد پر پاکستان بنایا گیا۔ اگر آج ہم پاکستان میں مذہبی شناخت کو ختم کر دیں تو پھر نظریہ پاکستان ہی گویا معطل ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری طرف جب اراکین اسمبلی کے لئے مذہبی شناخت بتانا ضروری ہے تو دیگر سرکاری اداروں میں کیوں ضروری نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے سیاست دانوں کو مل کر یہ قانون سازی کرنی چاہئے کہ ہر سرکاری ملازم سے مذہبی شناخت کا حلف نامہ لیا جائے۔ ریاست کو یہ بات یقینی بنانی چاہئے کہ وہ ہر شہری کی مذہبی شناخت سے واقف ہو۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ہو جہاں پر مذہبی شناخت چھپائی جاتی ہو۔ ہر ملک اپنے شہریوں کی مذہبی شناخت کو رجسٹرڈ کرتا ہے تو پاکستان کو بھی چاہئے کہ وہ سرکاری اداروں سمیت دیگر شہریوں کی مذہبی شناخت کو رجسٹرڈ کرے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سے اقلیتوں کے حقوق پر کوئی زد پڑے گی۔ بلکہ اقلیتوں کو آئین کے تحت ان کے بنیادی حقوق آج بھی دیئے جا رہے ہیں۔

بہر حال نگران حکومت کے وزیر اطلاعات ونشریات کو بھی چاہئے کہ انہوں نے جو متنازع بات کی اس سے رجوع کریں۔ اگر موصوف وزیر واقعی ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہیں تو عوام کو اپنا دباؤ ڈالنا چاہئے۔ پھر نگران حکومت کو آخر کیا ضرورت پیش آگئی کہ وہ مختصر وقت میں آئین اور قانون کے خلاف عدالتوں میں جانے لگیں۔ قانون سازی کا حق پارلیمنٹ کو ہے۔ یاد رہے کہ بیرسٹر علی ظفر نے اس سے پہلے رمضان ٹرانسمیشن کے حوالے سے گزشتہ رمضان سے پہلے دیئے گئے جسٹس صدیقی کے فیصلے کو چیلنج کر کے معطل کروایا تھا۔ حالاں کہ جسٹس صدیقی کا فیصلہ آئین پاکستان اور پاکستان کی تہذیبی وثقافتی امنگوں کے عین مطابق تھا۔ بہر حال پاکستانی قوم کو اس معاملے میں احتجاج کرنا چاہئے اور نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لئے اپنا بھر پور کردار ادا کرنا چاہئے۔

قادیانیت ...... پارلیمنٹ کے بعد اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے

جناب محمد متین خالد

سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 160(2) اور 260(3) میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ راپریل ۱۹۸۴ء کو حکومت نے امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا۔ اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ تین سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں ان کی رٹ درخواست خارج کرتے ہوئے جج صاحبان نے متفقہ طور پر اس آرڈیننس کو درست قرار دیا اور قادیانیوں کے بارے میں دو سو صفحات سے زائد اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا:

”قادیانی امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس بات کو خود ان کا اپنا طرز عمل خوب واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں۔ وہ ایک الگ امت ہیں۔ یہ متناقض ہے کہ انہوں نے امت مسلمہ کی جگہ لے لی ہے اور مسلمانوں کو اس امت سے خارج قرار دیا ہے۔ مسلمان انہیں امت مسلمہ سے خارج قرار دیتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہی امت میں سے نہیں ہو سکتے۔ یہ سوال کہ امت مسلمہ کے افراد کون ہیں؟ برطانوی ہندوستان میں کسی ادارے کے موجود نہ ہونے کی بنا پر حل نہ ہو سکا۔ لیکن اسلامی ریاست میں اس موضوع کو طے کرنے کے لئے ادارے موجود ہیں اور اس لئے اب کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔“ (PLD 1985 FSC8)

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے قادیانیوں کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے تاریخی فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا:

”اس ترمیم نے مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو جو عموماً احمدیوں کے نام سے معروف ہیں۔ غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ ترمیم جمہوری، پارلیمانی نیز عدالتی طریقے پر کی گئی تھی اور پورے ہاؤس پر مشتمل خاص

کمیٹی کی طویل روئیداد کے دوران احمدیوں کے دونوں گروہوں کے مسلمہ لیڈروں کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کو پیش کی جانے والی قرارداد میں یہ تصریح بھی موجود تھی کہ: ''احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔''

اور یہ کہ: ''اس وقت مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس نے جس میں دنیا بھر سے ایک سو چالیس وفود نے شرکت کی تھی۔ بالاتفاق قرار دیا تھا کہ: ''قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ایک تخریبی تحریک ہے جو دھوکے اور مکاری سے ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔'' (مباحثہ قومی اسمبلی پارلیمنٹ جلد۴، ۱۹۷۴ء)'' (PLD 1988 SC 167)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ (سابق صدر پاکستان) نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا: ''مرزا قادیانی نے بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا اعلان کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی۔ جنہوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔''

(PLD 1987 Lahore 458)

کوئٹہ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس امیر الملک مینگل نے قادیانیوں کی امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

''خواہ کچھ بھی ہو۔ موجودہ مقدمے میں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان قادیانیوں کی نیت کیا تھی جب وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گلیوں کے ہجوم میں گھومتے پھرے؟ اس کی صریح وجہ یہی نظر آتی ہے کہ مذکورہ سائلان لوگوں سے یہ منوانے کا ارادہ رکھتے تھے کہ وہ مسلم ہیں۔ یہی بات ان کی طرف سے مجرمانہ نیت یا مجرم ضمیر (mens rea) کا اظہار کرتی ہے۔ لہٰذا اس مقدمے کے تسلیم کردہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس موضوع پر بحث نہیں کی جاسکتی کہ سائلان کا یہ فعل کسی مجرمانہ ارادے یا مجرم ضمیر کے بغیر تھا۔ کیونکہ سائلان اس بات کی کوئی دلیل بیان کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ انہوں نے شہر کے پر ہجوم بازاروں میں چلتے پھرتے وقت کلمہ طیبہ کے بیج کس وجہ سے لگا رکھے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ مسلم ہونے کا بہانہ کرتے تھے یا دوسروں سے خود کو مسلم منوانا چاہتے تھے۔'' (PLD 1988 Quetta 22)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس خلیل الرحمن خان نے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگاتے ہوئے اپنے ایک مفصل فیصلہ میں لکھا:

''قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی یا غیر احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی علیحدہ امت بنالی ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں۔ یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور عقائد سے ثابت ہے۔

وہ مسلمانوں کو اپنی ملت سے خارج گردانتے ہیں۔ قادیانی حضرات حکومت برطانیہ کے زیر سایہ خود کو مسلمان ظاہر کر سکتے تھے۔ اب ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی امتِ مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کر کے انگریزوں کے مفادات کے لئے کام کرتا رہا تھا۔ مرزا قادیانی کے مخصوص دعویٰ کے پیش نظر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کو حضرت محمد ﷺ کا بدل مانتے ہیں۔ اس لئے جھنڈوں پر لکھے ہوئے اور بیجوں پر تحریر شدہ الفاظ ''محمد رسول اللہ'' کا استعمال ہر احمدی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا رسول اکرم ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے۔ بلاشبہ ایسا فعل دفعہ 295-C کے دائرہ میں آتا ہے۔' (PLD 1992 Lahore-1)

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک تاریخ ساز فیصلہ میں لکھا:

''یہ بات قابل غور ہے کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے قوانین، ایسے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا تحفظ کرتے ہیں، جن کا مخصوص مفہوم و معنی ہو اور اگر وہ دوسروں کے لئے استعمال کئے جائیں تو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست میں قادیانی جو کہ غیر مسلم ہیں۔ اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی ہر مسلمان کے لئے سب سے قیمتی متاع ہے۔ وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دسیسہ کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔ قادیانی اصرار کرتے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کی انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان غیر مسلموں (مرزا قادیانی اور اس کے خلیفوں) کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے۔ جو مسلم شخصیات کی جوتی کے برابر بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔

پس قادیانیوں کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلامی کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ (قادیانیت) دھوکا دہی اور فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلبگار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اگر قادیانی دوسروں کو دھوکا دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے مذہب کے لئے نئے القابات وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر،

مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے وہ خود اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معانی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پا سکتا۔ بلکہ اسے جعل سازی وفریب کاری پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسروں لوگوں کے القابات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے جس کا ایمان پختہ ہو۔ لازم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔" (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان) کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟" ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہئے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہئے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لئے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور "رشدی" تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے؟ اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ اگر قادیانیوں کو سرعام جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں۔ حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی ومالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا۔ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی بلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان ومال کا نقصان ہو سکتا ہے۔

ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لئے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لئے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار امن وامان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کئے بغیر پرامن طور پر مناتے ہیں۔ بہرحال قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ آئین وقانون کا احترام کریں اور انہیں اسلام سمیت کسی دوسرے مذہب کی مقدس ہستیوں کی بے حرمتی یا توہین نہیں کرنی

چاہیے نہ ہی ان کے مخصوص خطابات، القابات و اصطلاحات استعمال کرنے چاہییں۔"

جناب جسٹس عبدالقدیر چودھری، جناب جسٹس ولی محمد خاں، جناب جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر (ظہیرالدین بنام سرکار 1993 SCMR 1718ء)

اعلیٰ عدالتوں کے اتنے سارے فیصلوں کی موجودگی میں کسی ذی شعور کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ حکومت سے قادیانیوں کو آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی ترمیم کے خاتمہ کا مطالبہ کرے۔ یہ بات معمولی پڑھا لکھا شخص بھی جانتا ہے کہ کسی بھی ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کے بارے میں ملک کے مفاد کے پیش نظر کوئی بھی فیصلہ کرسکتی ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ بھی ۱۹۷۴ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر کیا تھا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا اور اس خصوصی اجلاس میں مرزا ناصر نے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران تسلیم کیا کہ ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے سکتی ہے۔ جناب یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران مرزا ناصر نے اپنے ان تمام مذہبی عقائد کو تسلیم کیا جس پر پوری امت مسلمہ کو نہ صرف شدید اختلاف ہے بلکہ وہ اسے اپنے مذہب میں مداخلت بھی سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کی ان عقائد پر ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملک عزیز میں کئی بار لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی پیدا ہوئی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ آئین اور قانون کا احترام کریں۔

محبت یا خوف خدا

حکیم الامت حضرت تھانوی ؒ کے والد نے چار شادیاں کی تھیں۔ خود حضرت تھانوی ؒ کی دو بیویاں تھیں۔ جب انہوں نے دوسری شادی کی تو طبعاً پہلی بیوی کو ناگوار گزرا۔ اس سلسلہ میں حضرت تھانوی ؒ نے دلچسپ حکایت بیان فرمائی: فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے بڑے گھر میں کہا کہ جب میں حقوق میں کوتاہی نہیں کرتا تو پھر تم کس لئے رنجیدہ رہتی ہو۔ اہلیہ محترمہ نے فرمایا کہ آپ حقوق کی ادائیگی محبت سے تھوڑا کرتے ہیں، خوف خدا سے کرتے ہیں۔ میں نے اہلیہ کو جواب دیا کہ اگر محبت سے حقوق کی ادائیگی کررہا ہوتا تو کسی وقت کمی بھی ممکن تھی۔ اس لئے کہ محبت کم بھی ہوجاتی ہے اور زیادہ بھی۔ جب خدا کے خوف سے کرتا ہوں تو ساری عمر بھی حقوق میں کوتاہی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ خوف خدا جس کے دل میں گھس جاتا ہے تو نکلتا نہیں ہے۔ تمہیں تو اس پر خوش ہونا چاہئے۔ پھر مسکرا کر فرمایا کہ اہلیہ نے مجھے چپ کرانے کے لئے کہا تھا۔ مگر میں نے اہلیہ کو خاموش کردیا۔

سید عباس حسین گردیزی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

آخری قسط ادارہ!

علم وعصمت کی شرط پر نبوت کے دعوے یا اس کی مماثلت کا شبہ کرنا ہی بے معنی ہے۔ حسن مجتبیٰ جنہوں نے حکومت پر اس لئے ٹھوکر ماری کہ نانا کا دین ان کی جنگ وجہاد سے کمزور نہ ہو جائے۔ جن کا فیصلہ تھا کہ میں رہوں یا نہ رہوں، رسول اللہ ﷺ کا نام تو رہ جائے۔ جانشینی رسول ﷺ کا تقاضا ہی یہ تھا کہ حضرت امام حسنؓ ذاتی مسئلہ کو نظر انداز کر کے اسلام اور رسول اسلام کے مفادات کو وسیع تر معیار سے دیکھتے۔ امام حسن علیہ السلام کے بعد امام حسین علیہ السلام امام ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے جانشینی کا تاج امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک پر ضوفگن ہوا:

سید سرداران جنت، سید الشہداء علیہ السلام جن کے احسان سے مسلمانوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین

اس عظیم امام کے لئے یہ مصرع کس قدر توہین خیز ہے کہ:

کربلا یست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

رسول آخرالزمان ﷺ تو فرمائیں"حسین منی وانا من الحسین" ﴿حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔﴾

"احب اللہ من احب حسینا وابغض اللہ من ابغض حسینا" ﴿اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے جو حسین سے بغض رکھے۔﴾

اس کے بعد مرزا غلام احمد کی جسارت دیکھئے۔ دراصل ان کو اپنا منہ دیکھنے کے لئے گریبان کا رخ کرنا چاہئے۔

بات پنجتن تک آ پہنچی ہے تو مرزا غلام احمد نے گل سرسبد، چمن رسالت، نور چشم ختمی مرتبت حضرت سیدہ کبریٰ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بارے میں جو ہرزہ سرائی کی ہے۔ وہ ہر مسلمان کے لئے دل آزار ہے اور اسی گستاخی کی وجہ سے خدا نے مرزا قادیانی کو بدترین موت دی۔ محترم حضرات! قادیانی اور لاہوری حضرات نے اپنے بیانات میں اقرار کیا ہے۔ دونوں کا اظہار ہے کہ غلام احمد پر وحی ہوتی تھی۔ ان کی بہت سی

کتابیں آسمانی مانی جاتی ہیں۔اس سے صاف صاف عیاں ہے کہ قادیانی اور لاہوری صاحبان براہ راست ایک ایسے شخص کی امت میں ہیں جو صاحب وحی ہے اور صاحب رسالت کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مجبوری کے طور پر یا ضمنی حیثیت سے جو بھی مانتے ہیں، وہ مانتے ہیں۔ ورنہ مرزا قادیانی تو بقول خود نعوذ باللہ مسیح زماں، کلیم خدا اور نقل کفر کفر نباشد۔ محمد و احمد تک بن بیٹھے ہیں۔ شاید موصوف کو ہندوؤں کا فلسفہ تناسخ یا آواگون کا یقین ہوگیا تھا۔ جب ہی تو کہا ہے:

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ص۱۳۴)

اور تو اور مرزا غلام احمد تو اپنے جھوٹ پر یہاں تک دلیری کر چکا ہے کہ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱) میں کہہ دیا ہے: ’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

شاید ایسے ہی موقع کے لئے یہ محاورہ ہے ’’ایاز قدر خود بشناس‘‘ میں اب زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ صرف دو باتوں کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

۱...... قرآن مجید کا حکم ہے: ’’واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا ‘‘ (اللہ کی رسی سے وابستہ ہو جایئے اور انتشار سے بچئے) دشمنان اسلام مسلمانوں کو خانہ جنگی، اندرونی اختلاف اور فکری پریشانیوں میں الجھا کر ہم سے ایمان کی دولت چھیننا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ہمارا رشتہ توڑنے کی فکر میں ہیں۔ ہماری قوت کا سرچشمہ توحید و نبوت ہے۔ ہمارا مرکز اتحاد قرآن ہے۔ ہمارا معاشرہ اسلام پر مبنی ہے۔ ہم نے ان مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں بچشم خود دیکھ لی ہیں۔ جو قادیان سے کشمیر اور انڈونیشیا سے افریقہ تک اپنا نظام فکر و عمل پھیلا چکے ہیں۔ جو ہندوستان اور فلسطین میں منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ ہم ان سے محتاط رہیں اور اسلام کے قلعے میں کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دیں۔ کافر کو کافر کہتے نہ ڈریں اور برطانوی استعمار کے سیاسی ہتھکنڈوں سے اپنا پیچھا چھڑائیں۔ آپس کی لڑائیوں کا نتیجہ سب نے دیکھ لیا۔ ’’دشمن راتواں حقیر و بے چارشمرد۔‘‘

شیعہ سنی اپنے گھر میں لڑے، باہر والوں نے دونوں کی باتوں کو ریکارڈ کر کے ہماری تاریخ، ہمارے روابط، ہمارے معاملات سمجھے بغیر ہم دونوں کو غیرمسلم کہہ کر اسلام کے نام پر دعویٰ کر دیا۔ اگر اس دعوے کے فیصلے میں ذرا بھی غلطی ہوئی۔ اگر ہم نے اب بھی ہوش سے کام نہ لیا۔ اگر خدانخواستہ پیر لڑکھڑا گئے تو کل تاریخ کہے گی: اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے!

آپ کے لئے مسئلہ صاف ہے۔ آپ نے دودھ میں پانی کی آمیزش دیکھ لی۔ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ ’’برعکس نہند نام زنگی کافور۔‘‘

آپ نے تمام دنیا کے بڑے بڑے علماء کے فتوے پڑھ لئے۔ تمام مسلمانوں کے عقائد سمجھ لئے۔

آپ نے مرزا غلام احمد اور اب مرزا ناصر احمد اور ان کے ساتھیوں کے دعوے اور دلیل کا وزن پرکھ لیا۔ آپ نے ملک کے عوام کا مطالبہ سن لیا۔ اب دیر نہ کیجئے۔ مسلمانوں کو ان کے عقیدے اور ان کے دین سے محروم کرنے یا اس میں دخل دینے کے بجائے، قادیانی یا بقول غلام احمد ''احمدی'' جماعت یا جماعتوں کو خارج از اسلام ماننے کا اعلان کردیں۔

۲...... عالم اسلام اور مسلمان مملکتوں سے اتحاد، مسلمان عوام سے برادرانہ تعلقات کو فروغ دینا ہماری خارجہ سیاست کی اساس ہے۔ ہماری حکومت کسی پاکستانی شہری کو اس کے حقوق سے محروم نہیں کرتی۔ نہ ہمارے عوام کسی پاکستانی شہری کو دکھ پہنچانے یا پریشان کرنے کے خواہش مند ہیں۔ ان حالات میں اگر قادیانی جماعت کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا جائے تو آئین پاکستان اور نظریہ پاکستان کے عین مطابق ہوگا اور ہمارا ایوان اپنے ایک فرض کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔ اس سلسلے میں شیعہ علماء وفقہاء کے فتوے حاضر ہیں:

مسئلہ ختم نبوت اور شیعہ

حضورﷺ کا آخری نبی ہونا قرآن اور سنت اجماع وعقل سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضورﷺ کو خاتم النبیین یعنی آخری نبی فرمایا ہے۔ خود حضرت محمد مصطفیﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس دجال آئیں گے۔ وہ دجال اس لئے ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (حدیث متفق علیہ)

حضورﷺ کا انتقال ہوگیا۔ حیدر کرار علیہ السلام پرنم آنکھوں سے آپ کو غسل دے رہے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں، یا رسول اللہﷺ! آپﷺ کی وفات سے کچھ ایسی چیزیں منقطع ہوگئی ہیں جو آپﷺ سے پہلے کسی نبی کی وفات سے منقطع نہیں ہوئی تھیں۔ یعنی نبوت، احکام الٰہی اور اخبار آسمانی۔''

(نہج البلاغت)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ نے نہ قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب بھیجی کیونکہ اس نے قرآن پاک کو آخری کتاب قرار دیا اور نہ ہی کوئی نبی۔ کیونکہ رسول اللہﷺ کو آخری نبی فرمایا۔ (اصول کافی)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شاگرد کو شیعی عقائد تعلیم فرمائے۔ نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے کہ نبی کریمﷺ آخری نبی ہیں۔ (صفات الشیعہ صدوق)

ہر دور میں شیعہ علماء کا اس بات پر اجماع رہا کہ رسول اللہﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اور یہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا منکر مرتد ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو واجب القتل۔ چنانچہ

حضرت مولانا شیخ محمد حسین نجفی مرحوم جو اس صدی کے شیعہ علماء میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ اپنی کتاب اصل واصول شیعہ جس کا ترجمہ علامہ ابن حسن صاحب نجفی نے کیا ہے۔ رضا کار بکڈپو لاہور سے شائع کیا ہے۔ صفحہ ۷۲ پر نبوت کے بیان میں فرماتے ہیں: ''شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ راسخہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت یا نزول وحی کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور واجب القتل۔''

ادارہ تبلیغ شیعہ راولپنڈی اور اسلام آباد نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے فوراً بعد مختلف شیعہ علماء سے ان لوگوں کے بارے میں جو رسول اللہﷺ کے بعد کسی کو نبی مانیں کے بارے استفسار کیا۔ ان میں سے بعض کے بیانات درج ذیل ہیں: حضرت مولانا سید نجم الحسن کراروی (پشاور) جو اسلامی مشاورتی کونسل کے ممبر ہیں اور اس کونسل میں شیعوں کے نمائندے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنے مکتوب میں فرماتے ہیں: ''نبوت اصول دین کا جز ہے۔ ختم نبوت ضروریات دین میں داخل ہے۔ ضروریات دین کا منکر مرتد یا کافر ہے۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو وہ کافر ہے اور کافر کی نجاست مسلّم ہے۔ اسی طرح جو لوگ کسی شخص کو نبی مانتے ہیں حضرت نبی کریمﷺ کے بعد وہ ہمارے نزدیک کافر ہیں۔ اس زمرہ میں مدعی نبوت بھی ہے۔''

نوٹ از ادارہ...... سابق مجتہد اعظم حضرت آقائے محسن الحکیم توضیح المسائل مفید صفحہ ۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں: ''وہ مسلمان جو اللہ یا پیغمبر خاتم النبیین کا انکار کردے یا ایسے حکم کا جس کو تمام مسلمان دین کا جز سمجھتے ہوں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ حکم ضروری نہیں ہے، انکار کردے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔''

حضرت مولانا شیخ محمد حسین فاضل عراق (سرگودھا) جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ''جو شخص ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار کرے وہ بالاتفاق دائرہ دین سے خارج متصور ہوتا ہے۔ ضروریات دین سے مراد وہ امور ہیں جن پر اس دین کے پیروؤں کا باوجود اپنے کئی ایک داخلی اختلافات کے اتفاق و اجماع ہو اور منجملہ ان ضروریات کے ایک یہ بھی ہے کہ آنحضرتﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ لہٰذا جو شخص ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا جو شخص ایسے مدعی کی تصدیق کرے اس کے لئے دین اسلام کے دائرہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

حضرت مولانا حسین بخش قبلہ فاضل عراق پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا تحریر فرماتے ہیں: ''حضور نبی کریمﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور کاذب نبی کو نبی ماننا بھی کفر ہے۔''

حضرت مولانا ملک اعجاز حسین قبلہ فاضل عراق پرنسپل دارالعلوم جعفریہ خوشاب تحریر فرماتے ہیں: ''بالاتفاق مسلمین کاذب دعوئ نبوت کرنے والا اور اس کو برحق نبی ماننے والا کافر ہے۔ کیونکہ معیار کفر فقط اللہ اور اس کے رسول کا انکار ہی نہیں بلکہ ضروریات دین کا انکار بھی کفر ہے۔ اسی طرح چونکہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔ یعنی اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ لہٰذا اس کا منکر اور حضور ختمی

مرتبت ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننے والا کافر ہے۔ مذکورہ حکم پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔“

حضرت مولانا محمد جعفر خطیب مسجد شیعہ اور مولانا سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لاہور تحریر فرماتے ہیں: ”چونکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار از روئے قرآن وحدیث ضروریات دین اور ارکان اسلام میں سے ہے۔ لہٰذا آنحضور ﷺ کی ختم نبوت کا منکر اپنی نبوت کا مدعی نہ بھی ہو، کافر ونجس العین ہے۔ چہ جائیکہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے انکار کے ساتھ کوئی اپنی نبوت کا مدعی ہو۔ شیطان نے محض انکار نبوت کیا تھا۔ قدرت نے اس کو ملعون وکافر قرار دیا۔ حالانکہ اس نے انکار نبوت کے ساتھ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ یہ ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ اللہ نے جب آنحضور ﷺ پر ختم نبوت کا صریحی اعلان کر دیا تو ختم نبوت کا انکار حقیقتاً آنحضور ﷺ کی نبوت اور صداقت کا انکار ہے۔“

حضرت مولانا مرزا یوسف حسین (میانوالی) تحریر فرماتے ہیں: ”جمہور مسلمین کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص اصول دین یا ضروریات دین میں سے کسی جز کا منکر ہو وہ اسلام سے خارج ہے۔ آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آخری پیغمبر ہونا متفق علیہ ہے اور ضروریات دین سے ہے۔ اس لئے جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے کسی کاذب مدعی نبوت کو مدعی تسلیم کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔“

حضرت مولانا سید گلاب حسین شاہ نقوی، پرنسپل مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان تحریر فرماتے ہیں: ”نزد علمائے شیعہ امامیہ جھوٹا نبی کافر ہے اور اس کی نبوت پر ایمان رکھنے والا بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔“

مولانا محمد بشیر انصاری فرماتے ہیں: ”بعد حضرت ختمی مرتبت کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ جو دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔“

مولانا شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۳۰/ اگست بروز جمعرات ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لائے۔ دن دس بجے آل پارٹیز ناموس رسالت سیمینار میں خطاب فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ غلہ منڈی میں بیان فرمایا۔ ۳۱/ اگست بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد درس قرآن مرکزی جامع مسجد چک نمبر ۲۵۷ گ،ب میں عظمت ناموس رسالتؐ پر دیا۔ دار العلوم ربانیہ کے مہتمم مولانا محمد انور کی خیریت دریافت فرمائی۔ مولانا عبدالجلیل، مولانا محمد سہیل مولانا محبوب احمد سے جماعتی کام پر بھی تبادلہ خیال فرمایا۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کو سات ستمبر کے حوالہ سے پروگراموں کی ترتیب وترغیب ارشاد فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ...... تاریخی پس منظر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں قادیانی جماعت کی بنیاد رکھی اور قادیان کو مکہ و مدینہ کا درجہ دیا۔ علماء امت نے مرزا قادیانی کو اس کے غلط عقائد کی وجہ سے للکارا۔ اس کے کفر پر علماء لدھیانہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ، مولانا غلام دستگیر قصوری ؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ، مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ، مولانا سید محمد علی مونگیری ؒ، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی ؒ، امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری ؒ، مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری ؒ، مولانا مفتی محمد شفیع ؒ، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ، پیر سید جماعت علی شاہ ؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ نے اپنے اپنے دور میں قادیانیت کو للکارا اور ان کا علمی احتساب کیا۔ مجلس احرار اسلام نے سب سے پہلے قادیانیت کا سیاسی محاسبہ شروع کیا۔ علماء کرام انفرادی طور پر قادیان میں جا کر جلسہ و کانفرنس منعقد کرتے تو لٹھ بردار قادیانی مار مار کر انہیں ادھ موا کر دیتے۔

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری ؒ کے حکم پر امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ اور رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی ؒ کی قیادت میں ’’آل انڈیا مجلس احرار اسلام‘‘ نے قادیان میں آفس قائم کیا۔ مولانا محمد حیات ؒ فاتح قادیان اور مولانا عنایت اللہ چشتی ؒ مبلغ مقرر کیے گئے۔ میاں قمر الدین اچھرہ، ضیغم احرار شیخ حسام الدین کی نگرانی میں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کے تعاقب کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ آخری نشست میں حضرت امیر شریعت ؒ نے پانچ گھنٹے خطاب فرما کر قادیانیت کے پرخچے اڑا دیئے۔ جس سے قادیانیت سٹ پٹا اٹھی اور یہ سلسلہ قیام پاکستان تک جاری رہا۔ قیام پاکستان کے وقت پنجاب کے آخری گورنر ’’سر فرانس موڈی‘‘ نے چنیوٹ کے علاقہ چک ڈھگیاں میں ۱۱۳۴۰ ایکڑ قادیانیوں کو دو پیسہ مرلہ کے حساب سے زمین الاٹ کی۔ قادیانیوں نے اپنا علیحدہ شہر بسایا۔ جہاں نظارت کے نام پر وزارتیں قائم کیں۔ سامراج نوازی کی وجہ سے برطانیہ، امریکہ، اسرائیل، انڈیا اور دوسرے سامراجی ممالک نے ان کو فنڈز دیئے اور قادیانیوں نے دسمبر کے آخری دنوں میں سالانہ جلسہ شروع کیا۔ جس میں ملک بھر میں کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی افسران اپنے ماتحت مسلمان ملازمین کو گھیر گھار کر لے جاتے تو مجلس نے ۱۹۴۸ء میں ربوہ کے قریب چنیوٹ کے لائبریری پارک میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شروع کی اور یہ سلسلہ ۱۹۸۲ء تک جاری رہا۔

قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے لئے یہ کانفرنس ایمان کی پناہ گاہ ثابت ہوئی۔ مجلس کے نمائندین نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح چناب نگر میں کوئی قطعہ اراضی قیمتاً مل جائے۔ جہاں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کیا جاسکے۔ تمام تر کوشش کے باوجود ربوہ میں داخلہ نہ ہوسکا۔ تاآنکہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان نیشنل اسمبلی نے ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قراردیا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں ربوہ کو کھلا شہر قراردیا گیا۔

۱۹۷۵ء میں ''لوانکم سکیم'' کے تحت مسلم کالونی منظور ہوئی۔ جس میں ۹رکنال پر مشتمل مسجد کا پلاٹ بھی مختص کیا گیا اور محکمہ ہاؤسنگ نے کچھ شرائط عائد کیں جو ادارہ ان شرائط پر پورا اترے گا انہیں یہ پلاٹ الاٹ کیا جائے گا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے محکمہ کی شرائط کو پورا کیا اور یہ پلاٹ مجلس کو الاٹ کیا گیا۔ جہاں مجلس نے عظیم الشان جامعہ مسجد، دفاتر اور مدرسہ قائم کیا۔ ۱۹۸۳ء سے ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ربوہ میں کیا۔ پہلی کانفرنس میں مسلمانوں کا دینی جوش وجذبہ قابل دید تھا۔ الحمدللہ! ۱۹۸۲ء سے اب تک یہ سلسلہ بلاانقطاع جاری چلا آرہا ہے۔ امسال ۲۵،۲۶؍اکتوبر کو منعقد ہونے والی یہ چھتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منعقد ہورہی ہے۔ ایک عرصہ تک کانفرنس کی صدارت وامارت کا فریضہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ؒ سرانجام دیتے رہے اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ؒ، امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ، پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی ؒ کی معاونت اور قیادت باسعادت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔

حضرت مولانا خان محمد ؒ کی وفات کے بعد اس عظیم تحریک کی قیادت باسعادت حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کے ہاتھوں میں آئی۔ حضرت والا نے اپنی قیادت باسعادت سے تحریک کی شہرت کو چار چاند لگادیئے۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کے بعد استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، حضرت پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، حضرت صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی قیادت باسعادت میں یہ سلسلہ رواں دواں ہے اور جب تک ایک قادیانی بھی روئے زمین میں موجود ہے ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔

خطبات جمعہ حیدرآباد

۲۰جولائی کو مولانا اللہ وسایا نے حیدرآباد کے قدیم تبلیغی مرکز جامع مسجد ابراہیم خلیل اللہ میں جم غفیر سے خطاب کیا۔ اجتماع جمعہ میں شہر کے علماء کرام مولانا سیف الرحمن، قاری عبدالرشید، مولانا شکیل احمد، مولانا آفاق احمد، مولانا فیضان احمد نے شرکت کی۔ جبکہ مولانا قاضی احسان احمد نے نعمانی مسجد لطیف آباد نمبرے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مولانا اخلاق الرحمن، اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: محمد وسیم اسلم

تاریخ طب عہد بہ عہد: مرتب: ڈاکٹر زاہد اشرف: صفحات: ۲۷۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: اشرف اکیڈمی شارع اشرف ۶ کلومیٹر سرگودھا روڈ فیصل آباد: فون نمبر: 041-8847601

گزشتہ شمارے میں مولانا عبدالرحیم اشرف ؒ بانی اشرف لیباٹری کی حیات و خدمات پر مبنی کتاب میں آپ کے حاذق و طبیب ہونے کا ذکر گزر چکا ہے۔ گویا آپ کے فرزندار جمند ڈاکٹر زاہد اشرف کو علم طب سے لگاؤ وراثت میں ہی ودیعت ہو چکا تھا۔ علم طب بعثت نبوی سے لے کر عصر حاضر تک اہمیت کا حامل رہا ہے۔ علم طب اسلامی میں ایک نمایاں نام ابن سینا کا ہے۔ جنہوں نے دوا سازی کے فن کو بام عروج تک پہنچایا۔ ابن سینا کی سینکڑوں کتب میں ایک درجن سے زائد علم طب کے موضوع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئیں۔ ان میں جو آپ کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔ وہ ''قانون فی الطب'' کے نام سے موسوم ہے۔ جو کہ ۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اسے طبی انسائیکلو پیڈیا کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ کتاب آٹھ صدیوں تک یورپ کے میڈیکل کالجوں کے نصاب میں شامل رہی۔ ابن سینا کی اسی شہرہ آفاق کتاب پر موصوف ڈاکٹر صاحب نے ''قانون فی الطب لابن سینا دراسة و تحلیل'' کے نام سے پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ عربی زبان میں لکھا۔ اس مقالہ کے پہلے باب کے اردو ترجمہ کو ہی ''تاریخ طب عہد بہ عہد'' کے نام سے کتابی شکل دی گئی ہے۔ کتاب کی چار فصلیں ہیں۔ آغاز طب، طب اور اس کی شاخیں مختلف ادوار میں، بعثت محمدیہ سے عصر حاضر تک، عربی و اسلامی ادوار میں طبی کارہائے نمایاں۔ کتاب باعتبار تحقیق اپنی مثال آپ ہے۔

دعائے محرومی: مرتب: ڈاکٹر زاہد اشرف: صفحات: ۱۷۶: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ ''المنبر'' جامعہ سٹریٹ بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل ملز، سرگودھا روڈ فیصل آباد۔

زیر تبصرہ کتاب ڈاکٹر صاحب کی ان دعاؤں کا مجموعہ ہے جو ''دعائے محرومی'' کے نام سے ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۵ء ماہنامہ المنبر فیصل آباد میں شائع ہوتا رہا۔ یہ مجموعہ اس انداز میں ہے کہ نہ اسے نثر کہا جا سکتا ہے نہ نظم۔ منفرد سلبی انداز میں بارگاہ ایزدی میں التجاء کا مرکب ہے۔ اس کے تعارف کے لئے کتاب میں موجود ڈاکٹر زاہد منیر عامر کی تقریظ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں: ''ڈاکٹر زاہد اشرف کا دل قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والی زیادتیوں، ناانصافیوں، ظلم اور جبر و تشدد سے رنجیدہ ہے۔ شدت جذبات میں ان طاقتوں اور عوامل سے محرومی کی دعا کرنے لگا ہے جو اس صورت حال کا باعث ہیں۔ وہ ان طاقتوں کے لئے قہر الٰہی کا طالب بن کر ابھرتا ہے جو عالم ناراضی میں اپنی رحمتوں کو بھی رنگ عذاب دینے پر قادر ہے۔''

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شاہی جامع مسجد الصادق بہاول پور میں ۱۱راگست ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء سالانہ فقید المثال ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ اور نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی نے فرمائی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان نے بھرپور محنت کی۔ علماء کرام کے اجلاس رکھے گئے۔ انتظامی امور کے حوالہ سے مولانا صہیب احمد کا تعاون لائق صد تحسین ہے۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد اقبال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت مولانا امام الدین تبسم ملتانی نے پیش کیا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی قائدین مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالکریم ندیم نے بیانات فرمائے۔ پہلا بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کرتے ہوئے عالمی مجلس کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ پھر مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا ۱۹۳۵ء سے آج تک جامع مسجد صادق میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی چلی آرہی ہے۔ آپ لوگوں کا یہاں تشریف لانا، علماء کرام کے بیانات سننا، اس سے بڑی خوش بختی اور کوئی نہیں ہے۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تورات وانجیل میں بھی واضح موجود ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر ورسول ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش سے کئی خاندان قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

آخر میں مولانا عبدالکریم ندیم کا خطاب ہوا۔ انہوں نے حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی سیرت طیبہ اور پھر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ جامع مسجد الصادق میں مجلس کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن عرصہ دراز سے قائم ہے۔ اس موقع پر بسبب تکمیل قرآن دو بچوں کی دستار بندی صاحبزادہ عزیز احمد کے دست مبارک سے کرائی گئی۔ سٹیج پر مولانا مفتی عطاء الرحمن، مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی، مفتی محمد مظہر اسعدی، قاری محمد احمد چشتیاں، مولانا قاری راشد محمود نظامیہ، مولانا حبیب الرحمن کہروڑپکا، قاری غلام یاسین، مولانا عبدالرزاق سمیت دیگر علماء کرام کی ایک کھیپ موجود تھی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد خبیب اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے انجام دیئے۔ کانفرنس سوا بارہ بجے صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی انتظامیہ شکریہ کی مستحق ہے کہ انہوں نے بھرپور تعاون کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

۱۸ جولائی بروز منگل بعد عشاء نزد جامع مسجد ختم نبوت، بہار کالونی کوٹری ضلع جامشورو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔ جبکہ مولانا توصیف احمد، مولانا عبدالمجید ہالیجوی ودیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوالہ یار

۱۹ جولائی کو بعد عشاء جامع مسجد گلزار حبیب پاک کالونی ٹنڈوالہ یار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، قاری کامران احمد نے مجمع عام سے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مفتی محمد عرفان نے کی۔ تلاوت قاری علی حسن اور نعت حافظ شہباز شاہ نے پیش کی۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا خالد نثار اور مسجد انتظامیہ نے سنبھالے۔ شہر کے علماء کرام مفتی ذوالفقار احمد، مفتی شبیر احمد، مفتی مجیب الرحمن، مولانا طالب ودیگر نے بھی شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ہالانی

۲۷ جولائی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حضرت فضل علی شاہ قریشی ؒ مسکین پور کے نام سے منسوب مدرسہ دارالفضل ہالانی صوبہ سندھ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سید نثار احمد شاہ اور نگرانی مولانا سید حماد اللہ ایڈووکیٹ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین کے بیانات ہوئے۔ بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا ولی اللہ عباسی کی دعوت پر مدرسہ دارالعلوم فضلیہ سید و باغ میں حاضری دی۔ یہ مدرسہ بھی حضرت قریشی مسکین پوری ؒ کے نام سے منسوب ہے۔

ختم نبوت کانفرنس خانواہن

۲۸ جولائی بروز ہفتہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد نماز ظہر تا عصر مدینہ مسجد خانواہن میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے انتظامات ملک عبدالغفور اور ان کے رفقاء کرام نے کئے۔

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

۲۸ جولائی بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالصمد اور نگرانی مولانا خالد محمود نے کی۔ مولانا محمد

اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین نے کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر زور دیا۔ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کا قیام مدرسہ مدینۃ العلوم میں ہوا۔ اگلے روز ٹھل شہر کی عظیم دینی درسگاہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ مدرسہ انوار القرآن محمدیہ عباسی واٹر کا بھی دورہ ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس شہداد پور

۲۹ جولائی بروز اتوار بعد نماز عشاء سنہری مسجد شہداد پور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت جامعہ الحسینیہ دارالعلوم کے شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاضی احسان احمد نے بیانات فرمائے۔ بعد ازاں دارالعلوم الحسینیہ میں قیام ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

۳۰ جولائی بروز پیر کو مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حیدرآباد ڈویژن کے دورہ پر تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد سبحان اللہ ہالا ناکہ میں خطاب کیا۔ پروگرام کے میزبان مہتمم جامعہ عمر مولانا گلزار احمد تھے۔ بیان میں شہر کے علماء کرام مفتی محمد عرفان، قاری اعظم، قاری خالد محمود، قاری شمس الدین، جامعہ کے اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال کمہار سوسائٹی حیدرآباد میں ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد عمران کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت طالب علم عبدالباسط، نعت قاری محمد شعیب نے پیش کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد نے مجمع سے بیان کیا۔ آخر میں لولاک رسالے کی ترغیب بھی دی گئی۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں نمازی حضرات ماہنامہ لولاک کے خریدار بنے۔ پروگرام میں مولانا سیف الرحمن، مولانا محمد عمران امام مسجد ہذا، مفتی محمد عرفان، مولانا نیاز احمد، مولانا حمید اللہ، مولانا محمد اکرم نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس گلارچی

یکم اگست بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ گلارچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مولانا محمد ابراہیم صدیقی کی زیر صدارت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا حکیم محمد عاشق تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد اور مولانا محمد حنیف کے بیانات ہوئے۔ ۲/اگست بروز جمعرات کو جامعہ خدیجۃ الکبریٰ میں طالبات اور خواتین سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ بعد نماز ظہر خضریٰ مسجد میں درس ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو غلام محمد

۲/اگست ۲۰۱۸ء بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد قاضی مبارک میں مولانا حافظ محمد زبیر مدظلہ کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد اور مولانا محمد حنیف سیال کے بیانات ہوئے۔ رات کا قیام ڈگری جامع مسجد عمر فاروقؓ میں ہوا۔ مولانا غلام مصطفیٰ جالندھری کے ہاں ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ غلام محمد

۳/اگست کو بعد نماز عشاء محمدی مسجد کوٹ غلام محمد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا پروفیسر محمد اسلم نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مختار احمد، مولانا توصیف احمد نے بیانات ہوئے۔ اگلے روز ۴/اگست کو مبلغین حضرات نے فجر کی نماز کے بعد شہر کی مختلف مساجد میں بیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس میر پور خاص

۴/اگست کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا شبیر احمد کرنالوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مختار احمد نے خطاب کئے۔ اسی روز بعد نماز ظہر مدرسہ مظہر العلوم میں حضرت اقدس مولانا حکیم محمد اختر ؒ کے فرزند ار جمند اور جانشین مولانا حکیم محمد مظہر سے ملاقات ہوئی۔ میر پور خاص میں زیر تعمیر مرکز ختم نبوت میں مولانا حکیم محمد مظہر کی معیت میں حاضری دی اور حضرت والا کی دعا میں شرکت کی۔ رات کا قیام بھی مولانا حکیم محمد مظہر کے قائم کردہ مدرسہ مظہر العلوم میں ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس مانو خان چانڈیو

۴/اگست بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا منظور احمد سومرو، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مختار احمد اور مولانا خان محمد پٹھان کے بیانات ہوئے۔ رات کا قیام بھائی شکیل احمد برادران نواب شاہ کے ہاں ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرہ

۱۴/اگست ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام، جامعہ رحمۃ اللعالمین میں بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت رانا حاجی عارف خان منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد اعجاز جامعہ ہذا نے اور نعت رسول مقبول ﷺ قاری شرافت علی مجددی، جناب عبداللہ اور عبدالوحد اور ترانہ محمد اعجاز، محمد صادق، محمد احمد نے پیش کیا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، اہل حدیث کے

ترجمان علامہ برق التوحیدی، مسلک بریلوی کے ترجمان صاحبزادہ مجاہد اسرار شاہ، جماعت اسلامی گوجرہ کے امیر مولانا رحمت اللہ ارشد کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ حضور ﷺ کی عزت وناموس کے لئے وقت کے فرعونوں سے ٹکر لی ہے پوری امت کی طرف سے عالمی مجلس کا دیانیت کے خلاف تحفظ ختم نبوت ﷺ اور ناموس رسالت پر فرض کفایہ ادا کر رہی ہے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے تمام مکاتب فکر کے علماء عوام الناس کا شکریہ ادا کیا۔ سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا مصدق عباس، مفتی محمد حسین، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا محمد زکریا، قاری محمد رمضان اور دیگر مقامی علماء کرام کے علاوہ کثیر عوام نے شرکت فرمائی۔ اختتامی دعاء عالمی مجلس سمندری کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد یونس نے فرمائی۔

خطبات جمعۃ المبارک

۲۷ جولائی ۲۰۱۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات نے گمبٹ صوبہ سندھ میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطابات فرمائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد رحمانیہ میں، مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد مکی میں، مولانا محمد حسین ناصر نے جامع مسجد ناول غازی میں اور مولانا تجمل حسین نے جامع مسجد ختم نبوت خاتم النبیین میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور تحفظ ناموس رسالت کے موضوعات کو اجاگر کیا۔

ختم نبوت کورس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رحمۃ للعالمین ۴ ۸ پھاٹک گوجرہ میں پانچ روزہ ختم نبوت کورس ۲۸ جولائی تا یکم اگست ۲۰۱۸ء کو منعقد ہوا۔ جس میں ۵۶ طلباء کرام اور ۶۵ طالبات نے شرکت کی۔ کورس میں عقیدہ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان اور کادیانیت جیسے اہم موضوعات پر مولانا مفتی محمد شیراز العصر تعلیمی مرکز پیر محل، مولانا غلام حسین مبلغ عالمی مجلس جھنگ، مولانا مجاہد مختار مدرس العصر تعلیمی مرکز پیر محل، اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے لیکچر دیئے۔ شرکاء کورس میں سے اول انعام بنت محمد رفیق، اہلیہ محمد جاوید، دوم انعام محمد سفیان ولد بشیر احمد، سوم انعام غلام مصطفیٰ ولد محمد شریف، شہباز علی ولد لیاقت علی نے حاصل کئے اول، دوم، سوم کے علاوہ تمام شرکاء کورس کو انعامات سے نوازا گیا پورے کورس کی نگرانی جامعہ رحمۃ للعالمین کی انتظامیہ بالخصوص قاری عبداللطیف نے فرمائی۔

ختم نبوت سیمینار حیدرآباد

۳۱ جولائی بروز منگل صبح ۱۱ بجے جامعہ مہک البنات میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔ رات کو بعد عشاء جامع مسجد مدینۃ العلوم پٹھان کالونی میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد

اسماعیل شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد کے بیانات ہوئے۔ان پروگرامز میں مولانا صادق الاسلام، مفتی مجیب الرحمٰن، مفتی ذوالفقار احمد، ودیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔اگلے روز یکم اگست کو جامعہ قاسمیہ ماتلی میں صبح ۱۱ بجے طلباء واساتذہ میں بیان فرمایا۔بعد نماز عصر مدرسہ بیت السلام ماتلی جو دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور کی شاخ ہے میں بیان ہوا۔

ختم نبوت انعام گھر پروگرام ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی امیر حاجی امیر صالح کی صدارت میں مدارس اور سکول وکالجز کے طلباء کے درمیان ۱۳راور۱۴راگست کو جامع مسجد مجیدی نورنگ میں ختم نبوت انعام گھر مقابلہ ہوا۔ختم نبوت چوک نورنگ میں ایک روزہ آگاہی وداخلہ کیمپ لگایا گیا۔یک روزہ داخلہ کیمپ میں سکول وکالجز کے طلباء نے زوروشور سے حصہ لیا۔۱۳راگست صبح آٹھ بجے جامع مسجد مجیدی نورنگ میں ترجیحی پروگرام کا پہلا سیشن شروع ہوا پہلے دن تقریباً ۸۰ طلباء نے حاضری کر کے باقاعدہ کلاسوں میں شرکت کی۔شرکاء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم نشرواشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان نے سکول و کالج کے طلباء کوختم نبوت کے موضوع پر درس دیا۔۱۴راگست صبح آٹھ بجے جامع مسجد مجیدی نورنگ میں حافظ ذبیح اللہ ادہمی، حافظ محمد رضوان کی تلاوت قرآن پاک اور شہید الرحمٰن کی نعتیہ کلام کے بعد مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع کیا۔تقریباً چارسو طلباء نے مقابلے میں بھرپور اور جوش وجذبے سے حصہ لیا۔ پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کوخاص انعامات جبکہ ختم نبوت انعام گھر مقابلے میں شریک تمام طلباء کوانعامات نوازا گیا۔اختتامی تقریب سے عالمی مجلس کے ضلعی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم، مولانا مفتی ضیاء اللہ، ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، سابق ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی صاحب نے خطاب کئے۔

معروف نعت خواں حافظ بشیر احمد کا وصال

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے معروف نعت خواں حافظ بشیر احمد صاحب عثمانی عیدالاضحیٰ کے دن حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اللہ کو پیارے ہوگئے۔مرحوم ظاہری آنکھوں سے محروم تھے۔اللہ نے اچھی آواز دی تھی۔تمام جماعتوں سے محبت رکھتے تھے۔مگر ختم نبوت کے لئے ہروقت ہرجگہ جان تک دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔اللہ پاک درجات بلند فرمائے۔قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظرِ عام پر!

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

- ☆ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- ☆ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق وباطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ☆ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی ولاہوری کے لئے ''اتمام حجت'' ہے۔
- ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش وعرق ریزی سے تحقیق وتخریج سے آراستہ کرکے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کردیا ہے۔ جوکہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ''اتمام حجت'' کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ: 061-4783486, 0300-4304277

MONTHLY LAULAK · MULTAN REGD. Number M-108

فرما گئے یہ ہادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لا نبی بعدی

بمقام **مسلم کالونی چناب نگر**

بتاریخ **25 - 26 اکتوبر 2018**

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

ختمِ نبوّۃ کانفرنس

37 ویں — 2 روزہ سالانہ — عظیم الشان

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب

حافظ حضرۃ مولانا **محمد ناصر الدین خان خاکوانی** صاحب

صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ **عزیز احمد** صاحب

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختمِ نبوت
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ اور ظہور امام مہدی
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- اتحادِ امتِ محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت — **عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ** — چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان 061-4783486 — چناب نگر 047-6212611